RQBD No P 67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر

محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
ممالکِ غیر ۵۰-۷ روپے

فی پرچہ ۱۲ آنے پیسے

جلد ۱۱ || ۲۱ احسان ۱۳۴۲ ہش ۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ ۲۱ جون ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ جون۔ بوقت ۸ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ آج کی رپورٹ مظہر ہے کہ

کل عصر کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت ایسی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ ۱۶ جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے احباب جماعت ہر دو وجود کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۹ جون محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حیدرآباد دکن کے سفر پر ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس دار الامان لائے۔ آپ کے اہل و عیال قادیان میں بفضلہ تعالیٰ [illegible]

جماعت احمدیہ ماریشس کا ایک اور نمایاں تبلیغی کارنامہ

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ماریشس)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعاؤں کی برکت کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ ماریشس کو سنہ ۱۹۶۱ء میں دو اہم کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک تو دار السلام کی مرکزی بلڈنگ کی تعمیر تھی جس میں احباب جماعت نے ہر قسم کی قربانی کی اور بلڈنگ تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے۔ دوسرا اہم کام اپنے اخبار Le message کا اجراء تھا جو اسی مہینہ میں پہلی بار منصۂ شہود پر آیا تھا سنہ ۱۹۶۲ء نئی جماعت کے لئے [illegible] لے کر آیا جنوری میں نعل عمر کالج کا اجراء ہوا۔ جو اپنی قسم کا ماریشس میں پہلا کالج ہے جس میں کیمبرج یونیورسٹی کے Senior Certificate امتحان کے لئے طلبہ کو آرٹ اور سائنس کے مضامین پڑھائے جانے کے علاوہ اسلامی کلچر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی عربی اور اردو جیسی اہم زبانوں کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ کالج کا اپنا وسیع ہال، لائبریری اور ریڈنگ روم بھی ہے اس سال کے آخر تک سائنس کے لئے ایک مکمل لیبارٹری کا انتظام کرنا باقی ہے۔

طلبہ میں احمدیوں کے علاوہ دیگر مسلمان، ہندو، عیسائی سبھی ہیں۔ جن کے والدین کالج کے تعلیمی اور اخلاق انتظام سے مطمئن ہیں۔ ابھی لڑکیوں کے لئے اس کالج کی برانچ کھولنے کا بھی مطالبہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی بھی جلدی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس سال کا دوسرا اہم کارنامہ اخبار Le message کا خاص بالتصویر سالنامہ کا اجراء ہے جس کی عید الاضحی کے موقع پر اشاعت ہوئی اور ہمارے لئے ہماری عید کی خوشی کو دوگنا کر دیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس خاص نمبر کی خصوصیات یہ ہیں:-

(۱) ماریشس میں پہلی بار ایک اخبار نے سالنامہ شائع کیا ہے۔ جو آرٹ پیپر کے ۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور دنیا بھر کے احمدیہ مشنوں کے کارناموں کو تقریباً ایک سو تصاویر میں پیش کیا گیا ہے۔

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خاص پیغام پہلے صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ جس میں حضور نے جماعت احمدیہ ماریشس کو یہ نصیحت فرمائی کہ جس طرح پہلے مسیح کے حواریوں نے اپنے مذہب کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ اب دوسرے مسیح کے حواریوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اسلام کو دنیا بھر میں پھیلا دیں۔ خصوصاً اس جماعت کو جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد کا پہلا پھل ہے۔ حضور سے خاص محبت ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ذرہ نوازی حضور کے الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائی اور اس خاص جاذب نظر اور عمدہ مضامین سے پُر رسالہ کے ذریعہ سے تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کیا جا رہا ہے بعض مشرقی علاقوں میں۔ کیونکہ احمدیہ جماعت کا فرانسیسی زبان میں صرف یہی ایک رسالہ نکلتا ہے۔

(۳) حضور کے خصوصی پیغام کے علاوہ بیرونی دنیا کے بہت سے اہم پیغامات شائع ہوئے ہیں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب (مستقل مندوب آف پاکستان برائے اقوام متحدہ) کا نیویارک سے آمدہ پیغام خاص جاذبیت رکھتا ہے۔ جس میں احمدیت کے پیغام کو نہایت ہی عمدہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے مکرم شیخ امری عبیدی سابق میئر آف دار السلام (آل مین ریجنل کمشن اور مشرقی افریقہ کی اسمبلی کے ممبر ہیں) نے اپنے پیغام میں احمدیت کے حق میں شاندار رنگ میں تعریف کو کھلے دل سے پیش فرمایا ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید کا ایک قیمتی پیغام شائع ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ کے مرکزی دفتر کے ماتحت دنیا بھر میں پھیلنے والی احمدیہ مساجد اور شائع ہونے والے اخبارات کو ایک خاکہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ۔ ہالینڈ۔ جرمنی۔ سکینڈے نیویا۔ لندن۔ کراچی اور نائیجیریا کے مشنوں سے آمدہ پیغامات کو مع بعض اہم اور تاریخی فوٹوز کے پیش کیا گیا ہے۔ ان پیغامات کے ساتھ ساتھ ان ملکوں میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہونے والی تبلیغ اسلام کا بھی مختصراً ذکر ہے نیز دنیا کے اہم اخبارات و کتب کے بعض قیمتی اقتباسات بھی درج ہیں۔ گویا اپنوں اور غیروں کے بیانات سے احمدیہ جماعت کے کارناموں کو موثر رنگ میں پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔

(۴) اس رسالہ کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ ماریشس کے نامور لیڈروں کے پیغامات بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ایک نہایت ہی قابل ایڈووکیٹ مسٹر Jules Koenig ہیں جو رومن کیتھولک چرچ سے تعلق رکھتے ہیں اور لیجسلیٹو کونسل میں ایک پارٹی کے قابل فخر لیڈر ہیں۔ نہایت ہی انصاف پسند ہیں۔ انہوں نے اخبار Le message کی پالیسی کو عمدہ الفاظ میں سراہا ہے خصوصاً یہ کہ آجکل کے مادی دور میں یہ اخبار مذہبی اقدار کو نہایت ہی اچھے اور موثر رنگ میں پیش کر کے اپنا اخلاقی فرض ادا کر رہا ہے۔ دوسرے دوست تامل کمیونٹی کے لیڈر مسٹر VELE GOVINDEN M.B.E ہیں جو گورنمنٹ کے بڑے عہدہ سے ریٹائرڈ شدہ ہیں۔ اور اب بھی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ جن کی خواہش پر اس سال کے شروع میں قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ کا تحفہ بھی ان کو پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کی پالیسی کو سراہا ہے اور اخبار کے خاص نمبر کی اشاعت کے موقعہ پر انہوں نے احمدی مسلمانوں کو مبارکباد پیش کی ہے۔ اسی طرح تیسرا پیغام چینی کمیونٹی کی طرف سے ہے جو یہاں کے ایک مشہور و معروف اور انصاف پسند مجسٹریٹ مسٹر YIP TONG کی جانب۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

منشی صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے زمانہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان - مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۲ء

موجودہ الحاد و دہریت کا کامیاب مقابلہ

یوں تو مغربی ممالک کی ترقی کے ساتھ ہی دنیا میں مادہ پرستی اور دہریت کا ایک خوفناک سیلاب شروع ہو گیا۔ مگر جوں جوں ان کا تسلط دنیا کے اکناف و جوانب میں بڑھتا چلا گیا ہے دہریت کا بیج بھی ابھرتا گیا۔ اب جبکہ اس پر ایک لمبا زمانہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں وہ بیج پھوٹا بڑھا اور اس درخت بنا شجرہ خبیثہ کے پھیلوں کی بہتات نے مذہب پسند دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ دشمن جس نعمت سے زیادہ خطرہ محسوس کرتا ہے اسی پر اپنی بیشتر طاقت لگا دیتا ہے چنانچہ اس زمانہ الحادی طاقتوں کا زیادہ زور اسلام ہی کے خلاف ہے۔ کیونکہ انہیں خوبی علم ہے کہ دیگر معمولی مذاہب تو مقابلہ کی چنداں سکت نہیں رکھتے اگر کسی مذہب میں ان کی سازشوں اور خطرناک منصوبوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت ہے تو فقط اسلام میں۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ ان فتنوں کے سر نکالتے ہی انہیں دبا دینے کی طرف توجہ دی جاتی مگر افسوس کہ بر وقت انتباہ کے باوجود اہل اسلام نے اس طرف مطلق توجہ نہ دی اور حد درجہ سرد مہری سے کام لیا۔ اور اب جبکہ الحاد و دہریت کے علمبرداروں کے منصوبے پوری قوت کے ساتھ میدان عمل میں آ چکے ہیں اور ساری دنیا ایک خطرناک سموم ہوا کی لپیٹ میں ہے۔ اس کی شدت کا احساس ہونے لگا ہے۔ مگر یہ احساس بھی ابھی فقط زبانی جمع خرچ کی حد تک چند خوشنما تجاویز کے رنگ میں ظاہر ہوا ہے۔ اس پر کوئی نتیجہ خیز عملی اقدام منصۂ شہود میں نہیں آیا۔

کہا جاتا ہے کہ اس سال حج کے موقعہ پر شاہ سعود کی ہدایت اور راہنمائی میں ایک کمیٹی کی تشکیل دی گئی ہے جس کے دو کام بیان کئے جاتے ہیں:-

(۱) اسلامی دنیا میں رابطہ اور تبلیغ اسلام کے لئے تمام ممالک میں پسماندہ افریقی ممالک میں اسلامی تعلیمات پر مشتمل خیالات و رسائل کی اشاعت کی جائے گی۔ اخبار الجمعیۃ دہلی نے حال ہی میں اپنے ایک ایشوع میں ان تجاویز پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا تھا:-

"یہ تجویز زیر اشاعت اسلام کے لئے افریقہ میں انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کے اخبارات نکالے جائیں بے انتہا مفید ثابت ہو گی لیکن یہ ہر کام بڑی تاخیر سے انجام دیا جا رہا ہے۔ اور اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد ہی افریقہ پر توجہ دی جاتی تو نصف کام ختم ہو جاتا پہلے اس کام کو متحدہ عرب جمہوریہ نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اور صدر ناصر افریقہ میں عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک متحدہ محاذ بنانے کی فکر میں تھے۔ اور یہ بھی سنا تھا کہ وہ اس مقصد کے لئے صوت الاسلام کے نام سے ایک ریڈیو اسٹیشن بھی قائم کر رہے ہیں۔ اس تجویز پر دنیا کے اخبارات نے تبصرے کئے۔ اور عیسائی مشنریوں نے اخبارات میں ایک طوفان مچایا لیکن متحدہ عرب جمہوریہ کا یہ جوش ختم ہوا۔ اور ایسی بات سننے میں نہیں آئی کہ جامعہ ازہر سے مسلم مشنری افریقہ جانے والے ہیں اور صدر ناصر ان کے کاموں سے خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ مکہ کانفرنس اس مقصد کے لئے ایک لیگ قائم کر رہی ہے جو افریقہ میں اشاعت اسلام کے لئے انگریزی اور فرانسیسی کے روزنامے نکالے گی۔"

(الجمعیۃ دہلی ۲۳ جون ۶۲ء)

جہاں تک مذکورہ تجاویز کا تعلق ہے ان کی افادیت سے کسی مسلمان کو ذرہ بھر اختلاف نہیں۔ بشرطیکہ خاص جوش اور ولولہ اور دل لگن کے ساتھ محض ابتغاء لمرضات اللہ اس کا آغاز ہو۔ اور انجام تک اس کے لئے مسلسل ایثار و قربانی سے کام لیا جائے۔ اور ایک جماعت کے بعد دوسری جماعت قربانیوں کے میدان میں رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو پیش کرتی چلی جائے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ یہ قسم کی تجاویز قطعی بے نتیجہ ہیں جب تک کہ جماعت اسلام کی ساری کمان منظور شدہ طریق پر چلانے کی کوشش نہ کی جائے اللہ اور اس کے رسول نے مقرر فرمائیں آج کل مسلمان محض اپنے ہی ناقص علم اور نارسا عقل سے کچھ تجویز کیا ان پر عمل کرنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ بس اس سے اسلام کی کشتی اس خوفناک طوفان سے نکل جائیگی۔ وہ بھول جاتا ہے کہ اس کشتی کا بھی کوئی مالک ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کا کام خود اپنے ذمہ لے رکھا ہے وہ بھول جاتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے الٰہی وعدہ کو!

ہمیں بعض حضرات علماء کرام اور پڑھے لکھے عامۃ المسلمین پر تعجب آتا ہے کہ وہ وعدۂ حفاظت پر کبھی بھولے سے بھی غور نہیں کرتے۔ حالانکہ اس کے کچھ تو معنے ہونے چاہئیں۔ ہمارے نزدیک تو ان لوگوں کے ایمان دراصل عبد المطلب کے ایمان سے بھی کمزور ہیں جبکہ عبد المطلب نے ابرہہ کو صاف صاف کہدیا تھا کہ

"انا رب الابل وللبیت رب یحمیہا"

میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے مجھے اپنے اونٹوں کی فکر ہے جو آپ کے سپاہی ہانک کر لے گئے ہیں۔ اور اس گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا بھی ایک مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ بیت اللہ شریف کے مالک کی غیرت کس طرح بھڑکی اور ابرہہ کا لشکر کس طرح تباہ و برباد ہوا پس اگر علماء کرام کا وعدہ حفاظت پر کچھ بھی ایمان ہوتا تو وہ بجائے اپنے دماغوں سے مختلف قسم کی تجاویز نکالنے کے خدا اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرتے تب انہیں وعدہ حفاظت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشاد کی روشنی میں وہ مژدۂ جانفزا بھی مل جاتا جس میں فرمایا گیا تھا۔

ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علٰی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا

تب وہ سوچتے کہ چودھویں صدی تو ختم ہونے کو آئی جس کے ۸۱ سال تو گزر گئے اور اب ۸۲ ویں سال کا آغاز ہے مگر تعجب ہے کہ منتظر مجدد ابھی تک ظاہر نہیں ہوا تب ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوتا!!

حقیقت تو یہ ہے کہ عصر حاضر کے یہ خطرناک فتنے اسی صدی یا اس کے قریب زمانہ کی پیدائش ہیں۔ اور ان کی بیخ کنی کے لئے بھی اسی صدی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سامان ہونے ضروری ہیں مگر وائے برحال علماء وہ اپنی ضد پر قائم ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ کے مدعی کی صداقت کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنی فعلی شہادت بھی بہم پہنچا دی جسے بصیرت کی نگاہ رکھنے والوں نے دیکھا اور اس مقدس جماعت میں شریک بھی ہو گئے انہوں نے بصیرت کی راہ سے پہچان لیا کہ ان فتنوں کے سر نکالتے ہی ان کی اصلاح کا سامان خدا کے برگزیدہ کی طرف سے کر دیا گیا اور حسب وعدہ مسیح زمان اور مہدی دوران کا ظہور عمل میں آ چکا۔ اس کے ذریعہ ایک فعال جماعت تیار ہوئی جس نے حمایت اسلام اور خدمت دین کے کام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور اس راہ میں اس نے ہر طرح کی مالی جانی قربانیوں سے دریغ نہ کیا (باقی صفحہ پر)

مہجور کا پیام درویشوں کے نام

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

قادیاں میں جس قدر درویش ہیں
تین سو تیرہ ہیں یا کم - بیش ہیں

ان سے میری غرض ہے بعد از سلام
مہربانی سے کریں میرا یہ کام

وہ مشرف ہیں مزارِ پاک سے
جب بھی حاضر ہونے کا موقع ملے

مہربانی کر کے میرا بھی سلام
عرض کر دیں با ہزاراں احترام

سخت مضطر ہے یہ مہجور و مغموم
کب تلک اقدام سے رکھنا ہے دور

خاتمہ بالخیر بالایمان ہو!
اور پورا اس کا ہر ارمان ہو

اور درویشوں سے یہ ہے التجاء
کچھ تبرک لائیں لنگر خانے کا

پھول پھل خاک طیب بھی تو ہے
اور بہشتی مقبرے کی کوئی شے

تحفۂ درویش برگِ سبز ہے
سب سے بڑھ کر ہے "غلام احمد کی جے"

ہے دعا اکمل کی ہم سب ایک ہوں
یعنی پاک و ہند مسلم نیک ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ لاہور سے خطاب

اپنے مقام کو سمجھو اور صحابیات کے نمونہ پر چلتے ہوئے دین کیلئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی کوشش کرو

فرمودہ ۴؍جون سنہ ۱۹۵۸ء بمقام رتن باغ لاہور

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ الفلق کی تلاوت کی۔ اس کے بعد فرمایا:۔

میری طبیعت آجکل ایسی تو نہیں کہ میں یہاں کوئی تقریر کر سکتا۔ لیکن ایک دن جبکہ مجھے شدید ہیٹ سٹروک کی تکلیف تھی اور میں سردرد سے اپنے بستر پر پڑا ہوا تھا

لاہور کی لجنہ اماء اللہ

کی چند عہدیدار میرے پاس ربوہ پہنچیں اور انہوں نے کہا ہم نے سُنا ہے کہ آپ تبدیلی آب و ہوا کے لئے بلوچستان جا رہے ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ آپ وہاں جانے سے قبل ہمارے اجتماع میں بھی ایک تقریر کر جائیں۔ اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے فوری طور پر میرا ذہن اس طرف گیا کہ میں انکار کر دوں۔ لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ میں تو اپنے کمرہ میں بھی گرمی اور لُو لگنے کی وجہ سے بیمار ہوں اور بخار سردرد اور دیگر کئی قسم کے عوارض میں مبتلا ہوں اور یہ اس شدید گرمی میں لاہور سے چل کر آئی ہیں۔ اور میں نے سمجھا کہ اگر میں ان کی بات کو رد کر دوں تو شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ چنانچہ میں نے ان سے کہہ دیا کہ اچھا میں تقریر کر دوں گا لیکن میری تقریر شام کے وقت رکھنا۔ تاکہ گرمی میں باہر نکلنے سے مجھے تکلیف نہ ہو۔

مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے

کہ ہمارے ملک میں چونکہ وقت کی پابندی کی عادت نہیں۔ اس لئے سمجھانے کے باوجود لجنہ اماء اللہ نے میری تقریر کے لئے پانچ بجے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ میں نے ساڑھے چھ بجے یا زیادہ سے زیادہ ساڑھے چھ بجے کے وقت مقرر کرنے کی انہیں ہدایت دی تھی۔ جب میں یہاں پہنچا۔ اور میں نے اس بارہ میں شکوہ کیا تو لجنہ اماء اللہ کی طرف سے مجھے یہ جواب دیا گیا کہ عورتیں چونکہ وقت پر نہیں آتیں۔ اس لئے ہم نے پانچ بجے کا اعلان کر دیا۔ تاکہ آہستہ آہستہ دو گھنٹے میں تمام عورتیں جمع ہو جائیں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ اگر یہی طریق آئندہ بھی اختیار کیا گیا۔ تو عورتیں یہ سمجھنے لگ جائیں گی کہ ہمیں دو گھنٹے پہلے بلایا جاتا ہے۔ ہم دو گھنٹے گذار کر جائیں گی پھر ان عورتوں کو وقت پر لانے کے لئے تین گھنٹے پہلے اعلان کرنا پڑے گا پھر جب وہ دیکھیں گی کہ انہیں تین تین گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے تو وہ تین گھنٹے لیٹ پہنچا کریں گی۔ اس پر انہیں چار گھنٹے پہلے بلانا پڑے گا۔ اور

آہستہ آہستہ یہ حالت ہو جائے گی

کہ اگر بدھ کو پانچ بجے تقریر کرنی ہو۔ تو اس کے لئے یہ اعلان کرنا پڑے گا کہ منگل کو پانچ بجے جلسہ ہوگا۔ تاکہ عورتیں بدھ کے دن پانچ بجے وقت پر پہنچ جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس قسم کی عادت ڈالی جائے۔ اسی قسم کی عادت پڑ جاتی ہے۔ صحیح طریق یہ ہے کہ تم اپنے جلسوں کے اوقات کا جو اعلان کرو اس کے مطابق عین وقت پر کارروائی شروع کر دو۔ اس طرح عورتوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہوگا کہ ہمیں وقت پر پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور جو عورتیں بعد میں آئیں گی۔ وہ دل میں شرمندہ ہوں گی کہ ہم اپنی

سستی کی وجہ سے

تقریریں سننے سے محروم رہیں۔ اور وہ کوشش کریں گی کہ آئندہ صحیح وقت پر پہنچیں۔ آج میں نے پونے سات بجے آکر تقریر شروع کر دی ہے۔ اور یہی وقت میں نے تقریر کے لئے مقرر کیا تھا۔ لیکن لجنہ اماء اللہ کے پروگرام کے مطابق میں دو گھنٹہ دیر سے آیا ہوں۔

اس تمہید کے بعد اور یہ نصیحت کرنے کے بعد کہ آئندہ مردوں اور عورتوں کے

جلسے ٹھیک وقت پر شروع ہونے چاہئیں

میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جس کے لئے میں نے ابھی قرآن کریم کی ایک سورۃ پڑھی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفلق میں ایک وسیع مضمون بیان فرمایا ہے جس کو بیان کرنا ایک بہت بڑے وقت کا متقاضی ہے۔ اور درحقیقت اس کے لئے کئی گھنٹے بھی کافی نہیں ہو سکتے لیکن میری صحت کے لحاظ سے شاید اس وقت چند منٹ بولنا بھی مشکل ہو۔ اور پھر میرا گلا بھی بیٹھا ہوا ہے۔ تاہم میں کوشش کروں گا کہ جس قدر بیان کر سکتا ہوں بیان کر دوں۔

ضمناً میں اس وقت ایک اور بات کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ

عورتیں بھی قوم کا ویسا ہی حصہ ہیں

جیسا کہ مرد اس کا ایک حصہ ہیں۔ تم یہ بات اپنے ذہنوں میں سے نکال دو کہ تم قوم کا حصہ نہیں ہو جب تک تم اس بات کو اپنے ذہنوں میں سے نہیں نکالو گی تم کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکو گی۔ اس بات کا خیال مجھے اس وجہ سے پیدا ہوا کہ جب لجنہ اماء اللہ کی چند نمائندہ خواتین میرے پاس ربوہ آئیں۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے مجھے بار بار کہا کہ آدمیوں کو آپ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بہت سا وقت مل جاتا ہے۔ لیکن ہمیں نہیں ملتا۔ آخر مجھے کہنا پڑا کہ کیا تم اپنے آپ کو آدمی نہیں سمجھتیں

آدمی کے معنی

ہیں جو آدم کی اولاد ہو اور آدم کی اولاد ہونے کے لحاظ سے جس طرح مرد اس کی اولاد ہیں اسی طرح عورتیں بھی اس کی اولاد ہیں۔ پس تم بھی ویسے ہی آدمی ہو جیسے وہ آدمی ہیں۔ اگر پہلے ہی تم اپنے آپ کو آدمیت سے خارج کر لیتی ہو تو اس کے یہ معنی ہیں کہ تم خود مردوں کے لئے ظلم کا راستہ کھولتی ہو۔ بہرحال عورتیں بھی قوم کا ایک حصہ ہیں۔ اور وہ ان قوانین سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے قوموں کی ترقی اور ان کے تنزل کے متعلق جاری کئے ہوئے ہیں۔ یہ

چھوٹی سی سورۃ

جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اور جسے سورۃ الفلق کہا جاتا ہے اس میں قوموں کی ترقی اور تنزل کے متعلق بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔ جن کو مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تو لوگوں سے کہدے کہ اعوذ برب الفلق میں مخلوق کے پیدا کرنے والے یا خلق کے پیدا کرنے والے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ دنیا میں جب کسی سے کوئی بات کہی جاتی ہے۔ تو اس کی غرض یا تو دوسرے کو یہ بتانا ہوتی ہے کہ

میرا مذہب اور میرا عقیدہ

یہ ہے اور یا دوسرے کو چیلنج کرنا مقصود ہوتا ہے کہ میں تو اس راستہ پر قائم ہوں۔ اگر تم اس کے خلاف ہو تو بیشک اپنا زور صرف کر لو مجھے تمہاری مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں گویا لوگوں سے کچھ کہنا یا تو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے استاد اپنے شاگرد سے کوئی بات کہتا ہے یا ماں اپنی بیٹی سے کوئی بات کہتی ہے۔ مثلاً باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے کہ میں تجھے بتاتا ہوں کہ

میرا مذہب یہ ہے

اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اگر تم میری عظمت کو پہچانتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی اسی مذہب کو اختیار کرو یا ماں اپنی بیٹی سے کہتی ہے کہ میں تمہیں سچی بات بتاؤں میرا عقیدہ تو یہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ تم بھی اسی پر غور کرو لیکن کبھی طعنہ کے طور پر بھی اپنے دشمن کو یہی الفاظ کہے جاتے ہیں اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا مذہب تو یہ ہے اب تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو بے شک کر لو غرض قل کا لفظ یا تو چیلنج کے لئے استعمال ہوتا ہے اور یا پھر دوسروں کو اپنی تعلیم کی طرف متوجہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اعوذ برب ....

.... پس قل اعوذ برب الفلق میں ایک تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا گیا ہے کہ

معنے سمجھے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی ہے جو قوم کے۔ تمام مردوں اور عورتوں کے لئے انتہائی طور پر مفید ہے۔

ایسی اعلیٰ اور مفید اور بابرکت تعلیم

کو تو اپنے نفس تک ہی محدود نہ رکھ بلکہ دنیا کے تمام لوگوں تک اسے پہنچا اور سب کو اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلا۔ دوسری طرف قُل کہہ کر یہ بات بیان کی گئی ہے کہ تو اپنے دشمنوں سے کھلے طور پر کہہ دے کہ میں تمہاری مخالفتوں اور دکھوں اور تربیوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتا میں اپنی باتوں پر مضبوطی سے قائم ہوں اور تمہیں چیلنج دیتا ہوں کہ تم نے میری مخالفت میں جو کچھ زور لگانا ہے لگاؤ۔ گویا یہ ایسی سورۃ ہے جس میں دوستوں کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔ دوستوں کو بلایا گیا ہے کہ آؤ اور اس تعلیم پر عمل کرو اور دشمنوں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ تم اپنی ساری طاقتوں کو اکٹھا کر لو اور میرے مٹانے کے لئے پورا زور صرف کر لو پھر بھی میں ہی غالب رہوں گا تم غالب نہیں آ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قُل والی سورتیں مسلمانوں میں بڑی اہم سمجھی جاتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قُل ھو اللہ احد قرآن کریم کا ثلث ہے۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آخری تینوں سورتیں اور آیت الکرسی پڑھ کر اور اپنے ہاتھوں کو [illegible] ہاتھ اپنے سارے [illegible] مختلف قسم کے آفات اور بیماریوں اور پریشانیوں اور بے اطمینانیوں سے بچ جاتا ہے پس

لفظ قُل نے بتا دیا

کہ اس میں دوست بھی مخاطب ہیں اور دشمن بھی مخاطب ہیں۔ دوستوں کو یہ کہا گیا ہے کہ آؤ اور اس تعلیم پر عمل کرو جو میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اور دشمنوں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ تم اپنی ساری طاقتوں کو اکٹھا کر کے مجھ پر حملہ کرو اور پھر دیکھو کہ کون کامیاب ہوتا ہے۔ میں تو اپنی باتوں پر قائم ہوں جو تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی معمولی بات نہیں کسی شخص کا اپنے تمام دوستوں سے یہ کہنا کہ میرے اندر فلاں خوبی پائی جاتی ہے تم بھی پیدا کرو

تم اس خوبی کو اپنے اندر پیدا کرو

کوئی معمولی بات نہیں ہو سکتی تم ایک ماں کے سامنے یہ گفتگو ہو کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ایک مشہور مصنف لکھتا ہے کہ تم اپنے بچوں کے سامنے اپنے آپ کو بطور ایک ناصح اور مشفق کے تو پیش کرو مگر نمونہ کے طور پر نہیں ورنہ تمہارے گھر کا انتظام سب درہم برہم ہو جائے گا مثلاً جب تم خود پورا سچ نہیں بولتیں اور تمہاری اس کمزوری سے تمہارے گھر والے واقف ہیں تو تم یہ نہ کہا کرو کہ بیٹی میں کتنا سچ بولنے والی ہوں کیونکہ اگر تم ایسا کہو گی تو تمہاری بیٹی پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا وہ خواہ زبان سے نہ کہے اپنے دل میں ضرور کہے گی کہ ہماری اماں خود تو جھوٹ بولتی ہے اور کہتی یہ ہے کہ میں کتنا سچ بولنے والی ہوں لیکن اگر تم یہ کہو کہ بیٹی ہم سے بڑے بڑے قصور سرزد ہوئے ہیں لیکن خدا کرے تم ان قصوروں سے بچ جاؤ تو اس بات کا

اس کے دل پر گہرا اثر ہوگا

اور وہ سمجھے گی کہ یہ جو کچھ کیا جا رہا ہے مجھے ہوشیار کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ پس حالات سے واقف انسان کے سامنے قُل کہہ کر بات کرنا اور اپنا نمونہ اس کے سامنے پیش کرنا کوئی معمولی بات نہیں اور یہ جرأت سوائے کسی بڑی ہمت اور استقلال اور سچائی کے پابند انسان کے جس کا عمل اعلیٰ درجہ کا متقیانہ ہو اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔

دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جب اللہ تعالےٰ کا الہام نازل ہوا کہ جا اور اپنی قوم کو ہمارے عذاب سے ڈرا تو آپ نے

ساری قوم کو جمع کیا

اور فرمایا اے لوگو اگر میں یہ کہوں کہ تم کو اس پہاڑی کے پیچھے ایک بڑا بھاری لشکر آیا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری اس بات کو مان لوگے؟ واقعہ یہ تھا کہ اس پہاڑی کے پیچھے کوئی بڑا لشکر چھپ ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ پیچھے میدان ہی میدان تھا جس میں میلوں میل تک چیزیں دکھائی دیتی تھیں اور اس میدان میں کسی لشکر کا اترنا اور مکہ والوں کا اس سے بے خبر رہنا ایسا ہی ناممکن بات تھی جیسے کوئی یہ کہے کہ اس جلسہ گاہ میں جس میں اس وقت تم بیٹھی ہوئی ہو تین ہاتھی کھڑے ہیں اگر کوئی شخص ایسی بات کہے تو کیا مان لوگی کہ واقعہ میں ہاتھی کھڑے ہیں تم فوراً کہو گی کہ جلسہ گاہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اگر ہاتھی ہوتے تو ہمیں نظر نہ آ جاتے لیکن

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی

پر انہیں اتنا یقین تھا کہ باوجود اسکے کہ یہ ناممکن بات تھی انہوں نے کہا ہاں اگر آپ کہیں گے تو ہم ضرور مان لیں گے کیونکہ آپ اتنے بڑے سچے انسان ہیں کہ ہمارے واہمہ اور خیال میں بھی یہ نہیں آ سکتا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اس پر آپ نے فرمایا اچھا اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے اس وقت اسلام کو اپنا دین مقرر فرمایا ہے وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور بتوں کے اندر کسی قسم کی طاقت نہیں اور اس نے مجھے تمہاری اصلاح کے لئے مامور کے طور پر مبعوث فرمایا ہے اس پر انہوں نے فوراً شور مچا دیا کہ یہ شخص پاگل ہو گیا ہے اس کا دماغ پھر گیا ہے اور ہمیں بتوں سے منحرف کرنا چاہتا ہے۔

قرآن کریم میں

اللہ تعالےٰ اسی حقیقت کو ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ

فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون (یونس ع ۲)

اے دشمنو! تم اتنا تو سوچو کہ تم میرے عزیز اور رشتہ دار موجود ہیں۔ میرے چچازاد بھائی تم میں ہیں ان کے لڑکے اور لڑکیاں بھی موجود ہیں اسی طرح دور و نزدیک کے اور کئی رشتہ دار تم میں پائے جاتے ہیں۔ اور پھر ساری عمر میں تم میں ہی رہا ہوں کیا تم اس بات کو سمجھ نہیں سکتے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں سچ کہتا ہوں تم اگر میری تکذیب میں صداقت پر قائم ہو تو تم بتاؤ کہ کیا میں نے کبھی جھوٹ بولا ہے۔ اگر میں کہیں باہر رہتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ ہمیں کیا پتہ تم نے کیسی زندگی بسر کی ہے لیکن میں ساری عمر تم میں رہا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ پھر تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اب میں جو کچھ کہہ رہا ہوں یہ جھوٹ اور افترا ہے۔ یہ دلیل ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی قرآن کریم نے پیش کی ہے اتنی زبردست ہے کہ انسان کا دل اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک دفعہ ایک یہودی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرض لیا

جو چند دنوں کے بعد آپ نے واپس کر دیا کچھ عرصہ گذرنے کے بعد اس یہودی کو خیال آیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سادہ آدمی ہیں وہ بھول چکے ہوں گے کہ انہوں نے قرضہ ادا کر دیا ہے یا نہیں۔ اسلئے میں دوبارہ ان سے قرض کا تقاضا کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یہودی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا آپ نے مجھ سے اتنا قرض لیا تھا مگر ابھی تک آپ نے ادا نہیں کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا تو خیال ہے کہ میں ادا کر چکا ہوں اس نے کہا بالکل غلط ہے آپ نے ہرگز روپیہ ادا نہیں کیا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ میں تو ادا کر چکا ہوں پھر آپ نے

مجلس والوں کو مخاطب کر کے فرمایا

کہ کسی کو یاد پڑتا ہو کہ میں نے یہ قرض ادا کر دیا ہے تو وہ بتائے اس پر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں گواہ ہوں میرے سامنے آپ نے اس یہودی کو قرض ادا کر دیا تھا اور اب یہ بالکل جھوٹ بولتا ہے چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم واقعہ میں قرض ادا کر چکے تھے اور یہودی بھی اس بات کو جانتا تھا جب اس صحابیؓ نے شہادت پیش کر دی تو کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ کہنے لگا مجھے یاد آ گیا ہے فلاں موقع پر آپ نے قرض ادا کر دیا تھا۔ جب وہ واپس چلا گیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ بات تو ٹھیک ہے کہ میں نے قرض ادا کر دیا تھا اور وہ یہودی بھی مان گیا ہے مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم اس موقعہ پر موجود نہیں تھے

تم نے یہ کس طرح گواہی دے دی

اس نے کہا یا رسول اللہ ہم نے بھی دیکھے ہم رات اور دن آپ کو سچ بولتے ہوئے دیکھتے ہیں آپ خدا کی باتیں بتاتے ہیں تو ہم مانتے ہیں۔ دین کی باتیں بتاتے ہیں تو ہم مانتے ہیں پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس موقعہ پر یہ خیال کر لیتے کہ آپ نعوذ باللہ سچ نہیں بول رہے بے شک میں اس موقعہ پر موجود نہیں تھا اور میرے سامنے آپ نے قرض نہیں دیا مگر جب آپ کہتے ہیں کہ میں نے قرض دے دیا تھا تو یقیناً آپ سچ فرماتے ہیں اور

ہم اس کی سچائی کے گواہ ہیں

کیونکہ ہم رات اور دن آپ کو سچ بولتے ہوئے دیکھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ ہنس پڑے اور خاموش ہو گئے۔ اب دیکھو یہ کتنے یقین کی بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک بات کہتے ہیں اور وہ صحابیؓ باوجود اس کے کہ موقع پر موجود نہیں تھے پھر بھی گواہی کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص رات اور دن سچ بولتا ہے وہ اس موقع پر بھی سچی بات کہہ رہا ہے جھوٹ نہیں کہہ رہا تو اس جگہ قُل کا لفظ استعمال کرنا کوئی معمولی بات نہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرے اخلاق اتنے اعلیٰ ہیں اور تیری خوبیاں

نمایاں ہیں کہ اگر تو کہہ دے کہ میں اب کہتا ہوں تو سب لوگوں کو ماننا پڑے گا کہ وہ بات سچ ہے۔ اور انہیں لازماً میری بات کے پیچھے ہی جانا پڑے گا۔ دوسری طرف اس میں دشمن کو چیلنج دیا گیا ہے کہ میری تعلیم تو یہ ہے۔ اگر تم میں طاقت ہے تو آؤ اور مقابلہ کر لو۔ آخر یہی ہوگا کہ تم ہار دو گے اور میں جیتوں گا۔ یہ چیز بھی ایسی ہے کہ کوئی معمولی آدمی پیش نہیں کر سکتا۔

جب فتح مکہ ہوئی

کفار مکہ میں سے سات آدمی ایسے تھے جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم تھا کہ وہ جہاں ملیں ان کو قتل کر دیا جائے کیونکہ انہوں نے مسلمانوں پر انتہائی دردناک مظالم کئے ہوئے تھے انہی میں ایک ابوسفیان کی بیوی ہندہ بھی تھی جس نے اُحد کے موقعہ پر اس شخص کے لئے انعام مقرر کیا تھا جو حضرت حمزہؓ کو قتل کرے اور پھر جب ایک شخص نے حضرت حمزہؓ کو جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے قتل کر دیا تو اس نے ان کا کلیجہ نکال کر چبایا اور ان کے کان اور ناک وغیرہ کاٹ کر مُثلہ کر دیا پس چونکہ اس کا جرم نہایت ظالمانہ اور انسانیت کے ماتھے پر ایک خطرناک داغ تھا اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا بھی حکم نافذ فرما دیا۔ مگر وہ عورت ہوشیار تھی جب مکہ میں اسلامی لشکر داخل ہوا تو وہ کہیں روپوش ہو گئی اور تلاش کے باوجود لوگوں کو نہ مل سکی۔ ایک دن جبکہ مکہ کی عورتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لئے جا رہی تھیں وہ بھی پردہ اوڑھ کر ان کے ساتھ مل گئی اور آپ کی بیعت کرنے کے لئے چلی گئی۔

بیعت کے الفاظ

دستور تھا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے کہ کہو کہ ہم اقرار کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں تو ہندہ رک نہ سکی اور وہ بے اختیار بول اٹھی یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم کسی اور کو معبود بنائیں گی یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم کسی اور معبود بنا سکتی ہیں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ آپ اکیلے تھے اور ہم جتھے والے تھے آپ کمزور تھے اور ہم طاقتور تھے۔ آپ کے پاس کوئی روپیہ پیسہ نہ تھا اور ہم دولت مند تھے مگر باوجود اس کے کہ آپ کے پاس کوئی بھی چیز نہیں تھی جس سے آپ کامیاب ہو سکتے۔ پھر بھی آپ نے چیلنج دیا کہ میں جیتوں گا اور تم ہارو گے اور پھر باوجود اس کے کہ ہم نے آپ کا خوب مقابلہ کیا ہم نے آپ پر سخت سے سخت مظالم کئے ہم نے آپ کو طاقت اور دولت کو آپ کے خلاف صرف کیا اور باوجود اس کے کہ جتھہ ہمارے پاس تھا عزت و حرمت ہمارے پاس تھی تجارت ہمارے پاس تھی اور آپ اکیلے تھے پھر بھی آپ ہی جیتے اور ہم ہار گئے اگر ہمارے معبودوں میں ایک رائی کے برابر بھی طاقت ہوتی تو کیا ہمارا یہ انجام ہوتا

اتنا بڑا نشان دیکھنے کے بعد

اب یہ خیال بھی کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود بنائیں گی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز پہچان لی اور فرمایا ہندہ ہے؟ آپ کا مطلب یہ تھا کہ تمہارے خلاف تو قتل کا فیصلہ ہو چکا ہے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ وقت گزر گیا جب آپ کا زور مجھ پر چل سکتا تھا اب میں کافر ہندہ نہیں مسلمان ہندہ ہوں۔ تو دیکھو یہ چیلنج تھا جو دشمنوں کو دیا گیا اور جس نے ثابت کر دیا کہ سچائی اور صداقت اگر ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی ہے اسی طرح

حضرت نوحؑ کا چیلنج

قرآن کریم میں موجود ہے کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ اور مل کر مجھ پر حملہ کر دو اور پھر دیکھو کہ میں کامیاب ہوتا ہوں یا تم کامیاب ہوتے ہو۔ پس قل اعوذ برب الفلق میں ایک طرف دوستوں کو دعوت دی گئی کہ تم میرے اخلاق کو جاننے والے میری عادات سے واقف ہو تم بتاؤ کہ آیا میں سچ بولنے والا ہوں یا جھوٹ بولنے والا ہوں اگر میری ہر بات اپنے اندر سچائی رکھتی ہے اور میرا ہر فعل اپنے اندر پاکیزگی رکھتا ہے تو آؤ اور میری اتباع کرو۔ دوسری طرف دشمنوں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ میرا قدم راستی اور صداقت پر قائم ہے اگر تم میرا مقابلہ کرو گے تو ہار جاؤ گے اس دعوے کو لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اٹھے اور آپؐ نے فرمایا اعوذ برب الفلق میں خدا تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں مگر کون سے خدا سے اس خدا سے جو رب الفلق ہے جو خلق کا پیدا کرنے والا ہے۔

فلق کے کئی معنی ہیں

فلق کے معنی مخلوق کے بھی ہیں فلق کے معنے صبح کی روشنی کے بھی ہیں اور فلق کے معنے تو پھٹنے کے بھی ہیں۔ پس اعوذ برب الفلق کے ایک معنے یہ ہوئے کہ میں روشنی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں یعنی دنیا میں جب کبھی نور آتا ہے جب کبھی روشنی آتی ہے باوجود اس کے کہ نور اور روشنی آتی ہے باوجود اس کے کہ نور اور روشنی بڑی اچھی چیزیں ہیں پھر بھی اس کے آنے کے ساتھ ہی فساد شروع ہو جاتا ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نبی آئے اور فساد نہ ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نبی اچھی تعلیم دے اور لوگ اس کا انکار نہ کریں۔ ہر تعلیم کا لوگوں نے انکار کیا اور ہر نور جو ظاہر ہوا اس کا انہوں نے مقابلہ کیا۔

سب سے پہلے آدمؑ آئے

اور شیطان نے انہیں دھوکا دے کر جنت سے نکال دیا پھر نوحؑ آئے تو شیطان ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا اسی طرح ابراہیمؑ، موسےؑ اور عیسےٰؑ آئے تو دنیا نے ان کی مخالفت کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو دنیا نے ان کی مخالفت کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو پھر شیطانی قوتیں آپ کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئیں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو آپ کے مقابلہ میں بھی طرح طرح کے منصوبے کئے گئے آواز کو دبانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی پس فرماتا ہے۔ قل اعوذ برب الفلق تو یہ کہہ کہ میں اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس نے یہ نور اور روشنی پیدا کی ہے کیونکہ جس نے اس نور کو پیدا کیا ہے لازماً اس کا فکر سب سے زیادہ اسی کو ہوگا۔ ہم بے شک احمدی ہیں اور ہم میں اسلام کا درد پایا جاتا ہے مگر جتنا ہمیں اسلام اور احمدیت کے بچانے کا فکر ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ خدا تعالیٰ کو اس سے بہت زیادہ ہے ہم صرف مومن ہیں اور خدا تعالیٰ مومنوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ پس ہماری اور اس کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہیں ہو سکتی

اس کی ایسی ہی مثال ہے

جیسے گلی میں اگر ہم کسی بچے کو دیکھیں کہ وہ گھوڑے کی زد میں آنے والا ہے تو لازماً ہم اسے گھوڑے کی زد سے بچانے کی پوری کوشش کریں گے مگر بہر حال ہماری بے تابی اور ہماری جد و جہد اس کی ماں کی بے تابی اور جد و جہد کا مقابلہ نہیں کر سکتی ایک ماں اپنے بچے کو بچانے کے لئے جس طرح دوڑ کر آتی اور جو کوشش اور جدوجہد کرتی ہے وہ بالکل اور رنگ کی ہوتی ہے اور دوسرے آدمی کی جدوجہد اور رنگ کی ہوتی ہے یا مثلاً تیز بارش ہو رہی ہو اور مکانات گر رہے ہوں تو جس درد اور جوش کے ساتھ ایک مالک اپنے مکان کی حفاظت کر سکتا ہے وہ درد اور جوش کسی غیر میں نہیں پایا جا سکتا خواہ وہ اس کے لئے کتنی ہی کوشش کرے پس بے شک ہمارے دلوں میں بھی اسلام کی محبت ہے ہمارے دلوں میں بھی احمدیت کی محبت ہے۔ مگر جو محبت ہمارے خدا کو اسلام اور احمدیت سے ہے وہ محبت بہت زیادہ ہے ہماری حیثیت صرف ایک دوست اور ایک ساتھی کی سی ہے اور

خدا تعالیٰ کی حیثیت

ایک خالق اور مالک کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل اعوذ برب الفلق اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اے قرآن مجید کے پڑھنے والے انسان تو یہ کہہ کہ میں نور کے پیدا کرنے والے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ میں تیرے نور کی اشاعت اور تیرے دین کی مدد کے لئے کھڑا ہوا ہوں مگر دنیا مخالف ہے اور وہ میرے راستہ میں روکیں پیدا کر رہی ہے تو میری مدد فرما تاکہ میں ان کو زیر کر سکوں اور تیرے نور کو دنیا میں پھیلا سکوں۔ (باقی)

ولادت

قادیان ۱۵ جون۔ آج بعد نماز جمعہ ساڑھے چار بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو چھ سال بعد لڑکا عطا فرمایا جو چار بہنوں کا دوسرا بھائی ہے۔ عزیز نومولود کا نام عبد الباسط قمر تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نیک، صالح اور خادم دین بنائے اور صحت و عافیت کی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری

درخواست دعا

میری پھوپھی صاحبہ و پھوپھی زاد بھائی مکرم خواجہ محمد احمد صاحب جڑانوالہ میں قریباً دو سال سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار احمد حسین درویش قادیان

جماعت احمدیہ مارلیشس کا ایک اور نمایاں تبلیغی کارنامہ

(بقیہ صفحہ اول)

کا وجہ سے ان کی اہلیہ صاحبہ نے بھجوایا ہے جو خود بھی لنڈن یونیورسٹی کی گریجوایٹ ہیں اور سوشل کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اور کئی بار ہمارے جلسوں میں اپنے شوہر محترم کے ہمراہ حاضر ہو چکی ہیں۔ وہ بھی اپنے پیغام میں اخبار کی کامیاب پالیسی پر جماعت کو مبارکباد پیش کرتی ہیں اور جماعت احمدیہ کی پالیسی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں جس کے نتیجہ میں احمدیہ سٹیج پر مسلمان ہندو، عیسائی، چینی اور یورپین لوگ متحد ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ گویا مختلف نسلوں اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کاسموپولیٹن [illegible] کی بنیاد جماعت احمدیہ ڈال رہی ہے اور یہ اقدام مارلیشس کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک نہایت ضروری اقدام ہے۔

چونکہ یہ پیغام نہایت ہی اہم ہے اور پیغام بھیجنے والے دوست ایک اہم اور ممتاز سیاسی شخصیت ہیں۔ جنہوں نے باوجود ہندو ہونے کے ہمیشہ [illegible] ساتھ رواداری کا سلوک روا رکھا ہے۔ ان کا نام [illegible] راستہ ایم۔ اے۔ بی۔ ایل ایک بہت بڑے تعلیمی ادارہ کے بانی اور پرنسپل ہیں لیجسلیٹو کونسل کے اہم ممبر بھی ہیں علمی میدان میں کافی شہرت رکھتے ہیں حال ہی میں انہوں نے Mauritius in Transition نامی کافی بڑی کتاب لکھی ہے جو ان کی علمی وسعت پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اپنے پیغام میں لکھتے ہیں:

"میں آپ کے اخبار Le Message کو ایک سالہ قومی خدمت اور کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ مجھے اس اخبار کو پڑھنے کا موقعہ ملا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اخبار ایک اہم مشن کو پورا کر رہا ہے۔ مجھے آپ کی بعض پبلک میٹنگوں میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا ہے اور جس قسم کی فضاء ان میں منعقد کی جاتی ہے وہ قابل قدر ہے۔ میں آپ کی بے لوث خدمت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور عرصہ میں جو شاندار کارنامے آپ نے کر دکھائے ہیں ان سب کو گننا مشکل ہے مگر خاص طور پر دار السلام کی نئی بلڈنگ (اس کا نام بھی) محبت و الفت کی زبردست نشانی ہے جو آپ نے اپنے ساتھیوں میں اتنی جلدی پیدا کر دی ہے کہ اسلام کی شان و شوکت یقیناً دوبالا ثابت ہوئی جبکہ ہمارے اصول میں صرف اور صرف نام و نمود کا کھوکھلی دنیا ہے۔ میں مارلیشس کا باشندہ ہونے کے لحاظ سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے ملک کے باشندوں کے ایک طبقہ کے اخلاقی اقدار کو بہتر بنانے میں شاندار حصہ لیا ہے۔ ..... (دیگر ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں) میرا یہ ایمان ہے کہ آپ اور آپ کا Le Message نے عزم مستقیم پر چل رہا ہے اور آپ نہ صرف اپنے مشن کی بہتری میں مصروف ہیں بلکہ اس ملک کی فلاح و بہبود کے لئے بھی شاندار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے راستہ کو روشن کرے اور آپ کامیابی کی منازل کو طے کرتے چلے جائیں۔"

عوام اور روزناموں نے ان پیغامات کو بہت ہی پسند کیا ہے اور سراہا ہے۔

۵۔ اس رسالہ کی پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مضامین ایسے ہیں جو کہ دنیا میں ہر جگہ ضرورت ہیں اور ہر قسم کے لوگوں میں مقبول ہونگے مثلاً (۱) پہلا مضمون "اسلام عالمگیر اخوت کا علمبردار ہے" کے عنوان پر احمدیہ ایسوسی ایشن آف مارلیشس کے قابل پریذیڈنٹ مسٹر عبد الستار صاحب کا ہے جنہوں نے نقلی اور عقلی دلائل کے علاوہ واقعاتی شواہد سے اس مضمون پر بہترین فرنچ میں روشنی ڈالی ہے (۲) دوسرا مضمون خاکسار کا ہے جس کا عنوان "اسلام میں انتقام نہیں" ہے۔ بائیبل اور قرآن مجید کے حوالوں کے علاوہ تاریخ اسلام کے بعض اہم واقعات سے اس کی افادیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس وقت کے افریقہ اور یورپ پر بھی تنقید کی گئی ہے۔ تیسرا مضمون برادرم احمد یداللہ صاحب نے "تاریخ کے صفحات" کے عنوان پر لکھا ہے کہ کس طرح معجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو مارلیشس میں پھیلایا۔ چوتھا مضمون "مارلیشس میں خادمان اسلام" ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ کا بھی تذکرہ مع فوٹوز ہے۔ پانچواں مضمون "نظام نو کے قیام" پر ہمارے قابل ترین مصنف و مؤلف احمد حسین صاحب کا ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کی روشنی میں انہوں نے تیار کیا ہے جس میں احمدیت کے عقائد ضرورت اور اس کے ابتدائی حالات پر سیر کن بحث کی ہے۔ چھٹا مضمون "عورت اور ترقی" کے عنوان پر ہمارے اخبار کی بہترین معاونہ مس ہدایت بیگم کے قلم سے ہے۔ جس میں اس نے اسلام کے ابتدائی اور موجودہ دور کے حالات کو قرآنی تعلیمات کے پہلو بہ پہلو پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ اسلام کی تعلیم نے عورت کے لئے ہمیشہ ہی ترقی کے دروازے کھلے رکھے ہیں۔

(۶) علمی مضمونوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے جماعت احمدیہ مارلیشس کی سنہ ۱۹۶۱ء کی مختصر رپورٹ مع تصاویر پیش کی گئی ہے۔ اس کے پڑھنے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایمان کو کتنا مضبوط اور مستحکم بنا دیا ہے کہ اس کے ماننے والے بھی ناممکن کو ممکن بدلنے کے لئے فضل الٰہی کو حاصل کر رہے ہیں۔

مختصر یہ کہ اس رسالہ کو ہر رنگ میں خوشنما اور دلچسپ بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ اور دیکھنے اور پڑھنے والوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ انفرادی بیانات کو لکھنے کا موقعہ نہیں صرف اخبارات کا تذکرہ کرتا ہوں ایک اخبار نے اس رسالہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"ہر وہ شخص جو اسلام اور مارلیشس میں اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے اس کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوگا"

پھر دوسرا اخبار لکھتا ہے کہ

"ہم اس بہترین رسالہ کی کامیاب اشاعت پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں... ... اور اس کے پڑھنے سے یقین ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں احمدیہ جماعت بہت ترقی کر رہی ہے"

ایک روزنامہ Le Mauricien نے تو کمال کا ریویو لکھا جو اس مؤقر جریدہ کے پہلے صفحہ پر نمایاں الفاظ میں شائع ہوا۔ رسالہ کے مضامین اور پیغامات کی پوری تفصیل دی اور بعض جگہ مفید مطلب الفاظ کا اضافہ بھی کیا مثلاً چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تعارف میں "ایک قابل عزت احمدی" کے الفاظ کو خود زائد کر دیا۔ فوٹوز کے علاوہ عمدہ طباعت و کاغذ کی نفاست کا بھی ذکر کرتا ہے۔ اور آخر میں کہتا ہے کہ یہ رسالہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی لوگ فرنچ زبان کے ماہر ہیں اور تہذیب یافتہ ہیں۔"

مقصد:- اس رسالہ کی یہ لمبی کہانی قارئین کی خدمت میں عرض کرنے کے دو مقصد ہیں۔ ایک تو یہ کہ احباب دنیا کے اس کنارہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا اندازہ لگا سکیں۔ اور اس کام کو سرانجام دینے والوں کے لئے دعا کر سکیں تا وہ اللہ تعالیٰ سے مزید ہمت و برکت حاصل کر کے بیش از بیش خدمات سرانجام دے سکیں۔ آخر اتنے اہم اور بڑے رسالہ کا تیار کرنا مضامین تیار کروانا۔ ٹائپ کروانا۔ فوٹوز اور پیغامات کا حصول۔ بلاکس کی تیاری۔ طباعت۔ پروف ریڈنگ کا کام اور پھر [illegible] کرنا کار دارد والا معاملہ ہے۔ صد آفرین ان دوستوں کا جنہوں نے اس کام کیلئے میرے ساتھ دن رات ایک کر کے ثابت کر دیا کہ وہ احمدی ہیں اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لہذا سب احمدیوں کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس رسالہ کی تیاری میں نمایاں طور پر کام کرنے والے بھائی شمس الحق یار علی اور مس ہدایت بیگم کو عید الاضحیٰ کے دن جماعت کی طرف سے انعام بھی پیش کئے گئے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ جن ممالک کے [illegible] ۲۴ منظم [illegible] دنیا میں ہیں ان [illegible] اس رسالہ کی [illegible] جائے جس میں ۸۰ فیصدی مضامین فرنچ زبان میں ہیں اور ۲۰ فیصدی انگریزی میں تا ضرورت مند احباب اس سے خود بھی مستفید ہو سکیں اور تبلیغی اغراض

یوم خلافت کی تقریب پر

مختلف مقامات پر کامیاب جلسے

(۲)

کلکتہ

کلکتہ ۳ جون ۱۹۶۲ء آج صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل یوم خلافت کا جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ محترم محمد اسمٰعیل صاحب وسرہ نے خلافت سے متعلق ایک نظم پڑھی۔ ازاں بعد شہرۂ عالم صاحب نے بنگلہ زبان میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انیسویں صدی کا سب سے اہم سال ۱۸۸۹ء تھا جبکہ احمدیت کی بنا ڈالی گئی اور یہی وہ سال تھا جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہوئی۔ خلافت ثانیہ کے بعض اہم واقعات بیان کر کے آپ نے اپنی تقریر ختم کی۔ اس کے بعد مکرم منشی محمد شمس الدین صاحب اور میر ناصر احمد صاحب باقی نے نظمیں پڑھیں۔

ملک عبد الکریم صاحب استوری نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ خلافت حقہ کی وجہ سے ہی جماعت میں اتحاد و وحدت اور تنظیم قائم ہے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کارہائے نمایاں خلافت ہی کے انوار و برکات ہیں۔

اپنی صدارتی تقریر میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے بالوضاحت خلافت کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ خلفائے راشدین کے عہد ہائے خلافت کے بعض روح فرسا واقعات کی کشمہ بیان کرتے ہوئے آپ نے اہل تشیع حضرات کے اعتراضات کا جواب دیا اور خلافت سابقہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کامل وابستگی ثابت کی اور فرمایا کہ منشائے ایزدی یہی ہے کہ عہد نبوت کے بعد اجرائے خلافت ہو۔ فاضل مقرر نے الوصیت سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیام خلافت کی طرف واضح اشارے کئے ہیں۔ خلافت کے منکر پیغامیوں کی معاندانہ سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ تعجب ہے کہ خلافت اولیٰ کے قیام کے موقعہ پر اقرار کیا تھا اور خلافت ثانیہ میں انکار پر اصرار۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک عہد خلافت کے زریں کارناموں کو تفصیل بیان کرتے ہوئے ان ہنگامہ خیز واقعات کا بھی ذکر فرمایا جن میں احراریوں نے احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تھا۔ اور ظاہر بین نگاہوں میں احمدیت کی بقاء مشکوک نظر آنے لگی تھی۔ آپ نے ان نامساعد حالات کے مقابل پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بلند و بالا عزائم فراخ حوصلگی اور کامیاب قیادت کا ذکر فرمایا۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی میں ایسی مشکل ساعتیں بھی آئی ہیں کہ جن کے تصور سے نازیوں کا جسم کانپتا ہے۔ دلیروں کے دل دہلتے ہیں۔ لیکن ہنگاموں اور طوفانوں میں پلا ہوا اللہ کا یہ پیارا بندہ ایسے تمام نشیب و فراز سے گذرتے ہوئے کمال صبر و استقلال کا مظاہرہ کرتا رہا اور کبھی جبین پر شکن نہ آیا۔

اختتام تقریر پر صدر موصوف نے جملہ حاضرین سمیت خلافت سے متعلق وہ عہد دہرایا جس کی تحریک حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۵۶ء میں فرمائی تھی۔

خاکسار

سید محمد نور عالم احمدی ایم۔ اے (بیگوسرائی)

گورسائی

مورخہ ۲۷ مئی بعد نماز مغرب خاکسار کے مکان پر خاکسار کی صدارت میں یوم خلافت منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عبد الغنی صاحب نے کی اور نظم عزیز جلال الدین نے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے خلافت کے موضوع پر مختصر تقریر کی اور آیت استخلاف سے خلافت کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا۔ سامعین پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ جلسے کے اختتام پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی گئی۔ اور حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور بعض مہمان خاکسار کے ہاں ہی رات کو مقیم ہوئے۔

خاکسار

احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گورسائی

یادگیر

بتاریخ ۲۷ مئی بعد نماز مغرب یوم خلافت کا جلسہ احمدیہ مسجد میں زیر صدارت محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صدر محترم نے اپنی افتتاحی تقریر کا آغاز فرمایا۔ آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ آج ۲۷ مئی کو سلسلہ احمدیہ کی خلافت کا آغاز ہوا تھا۔ اور ہم ایسے قومی دنوں کو بہت شان و شوکت کے ساتھ منانا چاہیے۔ اور ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنی نسل کے دلوں میں اس امر کو اچھی طرح راسخ کر دے کہ خلافت سے وابستگی اور اطاعت کو اپنا لائحہ عمل بنائے۔

آپ کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم محمد خواجہ صاحب غوری نائب سیکرٹری مال نے مختلف دنیاوی مثالیں دیکر خلافت کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا۔ بعدہٗ مولوی نذیر احمد صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سورہ بقرہ کی آیت ربنا وابعث فیھم ۔۔۔ کی تلاوت کر کے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کے چار کام۔ تلاوت آیات تعلیم کتاب۔ حکمت اور تزکیہ نفس بیان کئے ہیں۔ یہی چار کام خلیفہ کے ہوتے ہیں۔ اور یہی چار کام جماعت احمدیہ خلافت کی برکت سے انجام دے رہی ہے

آپ کے بعد مقامی مبلغ مولوی فیض احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے احمدیت کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان قومی ایام کے منانے کا کیا مقصد ہے۔ اور آج کا دن ہمارے دلوں کو خلافت احمدیہ کی طرف مبذول کر رہا ہے آخر پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو جو سورۃ نور میں بیان کیا گیا ہے۔ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ اگر ہم خلافت کو قائم رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں خلافت کے مناسب حال عمل کرنے چاہئیں۔ تا کہ خلافت احمدیہ کا سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے۔

بعدہٗ خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی اور بعد دعا جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

محمد الیاس احمدی

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر

حیدر آباد

مرکزی ہدایات کی تعمیل میں بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۶۲ء جلسہ یوم خلافت زیر صدارت چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ حیدر آباد سات بجے بعد نماز مغرب مولوی بشیر الدین صاحب مبلغ کی تلاوت اور مکرم منصور احمد صاحب کی نظم کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تعارفی تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔

اس کے بعد پہلی تقریر مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ نے فرمائی۔ آپ نے بتلایا کہ جو نعمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مسلمانوں کے ذریعہ مسلمانوں کے لئے نازل کی گئی تھیں آج کا مسلمان ان سے محروم ہو گیا ہے۔ قرطبہ۔ غرناطہ اور اسپین اسکی گواہی دے رہے ہیں۔ جہاں بڑے بڑے مسلمان بادشاہ ہوتے وہاں آج مسلمانوں کو سجدہ کرنے کی جگہ نہیں۔ آج جب مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پائے والے انعامات کا کفران نعمت کیا تو خدا تعالیٰ نے پھر اپنا ایک رسول مبعوث کیا۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا۔ تا پھر سے وعدہ کے مطابق خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہو۔ اور مسلمانوں کی کھوئی ہوئی وجاہت پھر ان کو ملے۔ پس مبارک ہے جو اس خلافت سے وابستہ ہو کر خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو پاتا اور بالآخر دنیوی وجاہت کو حاصل کرتا ہے

دوسری تقریر مولوی حکیم عبد الصمد صاحب فاضل کی۔ آپ نے آیت استخلاف سے خلافت کے مسئلہ کی وضاحت کی اور نبوت کے بعد خلافت کے ذریعہ سے دین کو تمکنت عطا ہونے کے بارہ میں مفصل بیان کیا۔ اور خلافت راشدہ کی مثالیں دے کر اسلام کی مقبولیت کا ذکر کیا جب مسلمانوں نے اپنے عمل سے اس نعمت کا انکار کیا تو قعر مذلت میں گر گئے۔ اس زمانہ میں پھر خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق خلافت کو قائم کیا۔ آپ نے بیان کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر حضور کے ارشاد مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حضرت حکیم نور الدین صاحبؓ کے ذریعہ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیا اور ایسے لوگوں کی ریشہ دوانیوں کا ذکر کیا جو بعد میں خلافت کے منکر ہو گئے حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں بار بار معافی کے خواستگار ہوئے اور تجدید بیعت کی۔

اس طرح فاضل مقرر نے حضرت خلیفۃ اولؓ کے زمانہ کے تفصیلی حالات اور حضورؓ کے خلافت کے موضوع کی اہمیت و ضرورت کے بیانات بالتفصیل (باقی صفحہ پر دیکھیے)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا سفر حیدر آباد دکن

عزیزم مکرم محمد عبد اللطیف صاحب ابن سیٹھ محمد عبد الغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی شادی کی تقریب میں شرکت کی خاطر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان سے حیدر آباد تشریف لائے ۔ ۱۶ جون ۱۹۶۲ء کو یادگیر میں ولیمہ کی تقریب مقرر تھی

حضرت صاحبزادہ صاحب نے ولیمہ کی دعوت کو قبول فرماتے ہوئے یادگیر آنے کا وعدہ فرمایا ۔ موصوف ۷ جون کو بذریعہ موٹر کار یادگیر تشریف لائے ۔ احباب جماعت نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور بعد ازاں گلے میں ہار پہنائے ۔

دوسرے روز جمعہ تھا ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ دیا ۔ جس میں بتایا کہ انسان پر خوشی اور غمی دونوں حالتیں آتی ہیں ۔ بعض لوگ خوشی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں ۔ اور بعض لوگ غمی کی حالت میں واویلا کرتے ہیں ۔ لیکن مومن ہر دو حالتوں میں اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولتا ۔ آپ نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یادگیر کی جماعت کے بانی حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی نے اپنے تقویٰ اور طہارت اور کوشش سے بہت بڑی جماعت قائم کر دی ۔ علاوہ یادگیر کے آس پاس بھی آپ کے ذریعہ کئی احمدی جماعتیں قائم ہوئیں آپ کو بھی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جماعت ترقی کرے اور موجودہ مسجد ناکافی ہو۔

اسی روز بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یادگیر میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا ۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نذیر احمد صاحب گلبرگی نے کی ۔ بعد ازاں عزیزم منیر احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام " اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے " کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس کی تقریر ہوئی جس میں آپ نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد تجدید دین قیام شریعت اور اشاعت اسلام ہے ۔ ہم احمدی ایک زندہ قوم ہیں اور ہمارے افراد میں زندگی کی روح ہونی چاہیئے ۔ اور ہم سب کو اس مقدس مشن کی تکمیل کے لئے ہر قسم کی جدوجہد اور مالی اور جانی قربانی کرنی چاہیئے تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیتی اعتبار سے ہمیں ایک اچھا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ عملی نمونہ خاموش اور مؤثر تبلیغ ہے جس سے ہماری جماعت ترقی کر سکتی ہے ۔

بعد ازاں صدر اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی آپ نے اسلامی تاریخ کے ایمان افزا واقعات کا تذکرہ فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی تبلیغی اور تربیتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنا چاہیئے ۔ اور ان سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چاہیئے ۔ آپ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور بعد دعا جلسہ برخواست ہوا ۔ ۹ جون کی شب کو بعد تناول طعام محترم حضرت صاحبزادہ صاحب بذریعہ کار حیدر آباد واپس تشریف لے گئے ۔

خاکسار

محمد الیاس احمدی از یادگیر (میسور سٹیٹ)

پورٹ میں جلسہ یوم خلافت بتقریب

بیان ہے ۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اول رضی کی وفات پر منکرین خلافت نے خلافت کا علی الاعلان انکار کر دیا تو تعالیٰ کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا کہ خدا ئی تائید خلافت کے ساتھ وابستہ ہے یا منکرین خلافت کے ساتھ ۔ منکرین خلافت کا عبرتناک انجام ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ۔

آخر میں مولوی مبارک علی صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی ۔ اور نبوت وخلافت کے [illegible] کو بالوضاحت بیان کیا ۔ اور بتایا کہ جب دنیا میں گمراہی پھیل جاتی ہے تو خدا تعالیٰ بذریعہ نبوت کے ذریعہ دنیا کی ہدایت کے سامان مہیا کرتا ہے پھر نبی کی وفات کے بعد بظاہر مومنوں کے ہاتھ سے بعد خلافت کو قائم فرماتا ہے ۔ لیکن دراصل اس کی اپنی تقدیر اس میں کام کر رہی ہے اسی طرح پر مولوی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور حضور کے خلفاء کے دور اور بادشاہت کے دور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدائی وعدہ کے مطابق آج پھر خلافت کا نظام جماعت احمدیہ کے ذریعہ قائم کیا گیا ہے ۔ مبارک ۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ملیالم ترجمہ پر

مالا بار کے مشہور روزنامہ کا حقیقت افروز تبصرہ

اسلامی اصول کی فلاسفی کے ملیالم ترجمہ کے متعلق مالا بار کے ایک مؤقر اور آزاد خیال روزنامہ "دن پربھا" (Dina Prabha) نے اپنی ۱۶ [illegible] کی اشاعت میں حقیقت افروز تبصرہ کیا ہے کالیکٹ کے سیکرٹری تبلیغ مکرم [illegible] کے حسن کویا صاحب نے اخبار کے لئے بھیجا ہے ۔ افادہ احباب کے لئے اس کا اردو ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے :-

اسلامی اصول کی فلاسفی

(مصنف حضرت مرزا غلام احمد صاحب ترجمہ ابن حامد صاحب ۔ اشاعت ۔ منارت پبلیکیشن کالیکٹ قیمت ۲/-)

اسلامی اصول کی فلاسفی ایک اسم با مسمّیٰ کتاب ہے ۔ بعنیاں پر اسلام کے تمام اصولوں پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی ہے ۔ یہ کتاب قرآن کریم کے گہرے مطالعہ کا ایک ثمرہ ہے کیونکہ یہ قابل تعریف رنگ میں لکھی گئی ہے ۔ ٹھوس علمی مضامین پر مشتمل بیش قیمت کتاب ہے ۔ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم احباب کے لئے بھی یہ کتاب ہر رنگ میں مفید ثابت ہوگی ۔ چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا تھا ۔ اس لئے سوائے ایک قلیل تعداد کے مسلمان بھی اس مقدس کتاب سے کما حقہ واقف نہیں اس لئے عوام الناس کو اسلام کی تعلیم سے اچھی طرح بہرہ ور ہونے کے لئے یہ پُر معارف کتاب بہت ہی ممد و معاون ثابت ہوگی ۔ غیر مسلموں کو اسلام اور اس کی سنہری تعلیم کے متعلق بہت زیادہ علم یہ کتاب دیتی ہے ۔ اس کتاب کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی تعلیم مختلف مذاہب کے مابین پیدا شدہ منافرت دور کر کے ایک دوسرے مذہب کو قریب لاتی ہے تاکہ اس طرح مذہبی تعصب اور جنون کا خاتمہ ہو جائے ۔

ہندوستان میں ہندو مذہب ، سکھوں ، عیسائیوں اور بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے کثرت سے پائے جاتے ہیں ۔ اور ان مذاہب کا منبع بھی ایشیا ہے ۔ اسلئے یہ تمام مذاہب باوجود بعض مسائل پر اختلاف رکھنے کے آپس میں متحد ہیں ۔ موجودہ زمانہ میں مہاتما گاندھی جی ایک بہت بڑی شخصیت رکھتے ہیں ۔ انہوں نے تمام مذاہب کو دیکھا جس کے نتیجہ میں ہر ایک مذہب کی عزت و تکریم کیا کرتے تھے ۔ ان کا نقش قدم پر چلنے سے ہندوستان کو اسلام کے متعلق بہت زیادہ سبق دیتی ہے ۔ یہ امر نہایت ہی خوشکن اور قابل صد تعریف ہے کہ اس کا ایک عمدہ ترجمہ ملیالم زبان کو حاصل ہوا ہے ۔

چونکہ اس کتاب کا مصنف بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں ۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ دیگر تمام مسلمان اس کتاب سے سو فیصدی متفق ہوں گے ۔ تاہم یہ کتاب قرآن کریم کا ایک آئینہ [illegible]

. . . . یہ کتاب قرآن کریم کی عالمگیر حیثیت خصوصیت اور اہمیت کا مظہر والی ہے ۔ جس کے مطالعہ سے اسلام کے متعلق ایک اچھی خاصی واقفیت حاصل ہوتی ہے ۔ " این ۔ این پشارودی "

(ترجمہ از محمد عمر صاحب مالاباری)

بندہ دو ہوائی نظام سے وابستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرتا ہے بعد دعا جلسہ برخواست ہوا ۔ خاکسار

محمد صادق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ [illegible]

لجنہ اماء اللہ بنگلور

لجنہ اماء اللہ بنگلور کی طرف سے جلسہ یوم خلافت خاکسارہ کے مکان میں منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سلیمہ خاتون صاحبہ نے اسلام میں خلافت کا نظام پڑھ کر سنائی ۔ عزیزہ [illegible] نے بہ مشہور رسالہ خلافت احمدیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی ۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ و مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ۔ جمیلہ بیگم و مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے خاص طور پر مضامین تیار کئے تھے اسکے بعد ناصرات الاحمدیہ کی دو چھوٹی لڑکیوں نے قرآن سب سے اچھا قرآن سب سے پیارا پڑھی تھیں

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے دعا کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا جلسہ کی حاضری بفضل تعالیٰ اچھی خاصی

صوبہ اُڑیسہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے مختصر کوائف

سرو میں مباہلہ۔ سونگھڑہ اور کنڈراپاڑہ میں تبلیغی و تربیتی جلسے

(۱)

از مکرم سید غلام مہدی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھدرک

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے منظور شدہ اور طے شدہ پروگرام کے مطابق محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج صوبہ اُڑیسہ نے ۲۴ر مارچ سے صوبہ اُڑیسہ کا دورہ شروع کیا۔ آپ ۲۴ر مارچ صبح ۸ بجے کلکتہ سے بھدرک تشریف لائے۔ مورخہ ۲۵ر مارچ کو مولانا صاحب بھدرک کے متعدد احباب کی معیت میں سرو ضلع بالیسر روانہ ہوئے۔ جہاں غیر احمدیوں سے مباہلہ کی بات چیت ہو رہی تھی۔ مورخہ ۲۵ر مارچ کی شام کو مباہلہ کی کاروائی مکمل ہوئی۔ مباہلہ کی تفصیل اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے احباب کرام اسکے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ احمدیت کی صداقت کیلئے نشان ظاہر فرمائے اور سرو کے غیر احمدیوں کے سینے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کیلئے کھول دے۔

بعد تکمیل کارروائی مباہلہ یہ وفد رات گیارہ بجے واپس بھدرک پہنچا۔ مورخہ ۲۶ر مارچ کو بعد نماز مغرب مکرم محمد ملا شاہ صاحب کے مکان کے احاطہ میں ایک تبلیغی جلسے کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولوی سید محسن صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی اور بعض احمدی و غیر احمدی نوجوانوں نے نظمیں پڑھیں خاکسار نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد پر ایک مدلل تقریر کی بعد ازاں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے سیرت نبوی کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے

اللّٰہ نور السمٰوٰت
والارض و انی الاخر

کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ زمانی لحاظ سے اب انسانوں کے قلوب نور محمدی کے ذریعہ ہی منور ہو سکیں گے۔ اور آپ کے فیضان سے اُمتِ محمدیہ کو بلند سے بلند تر مقامات عطا ہوں گے۔ اب تمام کھڑکیاں بند ہو چکی ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کی کھڑکی تا ابد کھلی رہے گی۔

آپ کی تقریر کے بعد ایک غیر احمدی نوجوان نے نظم پڑھی اور دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔ جلسہ کے لئے لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جس کی وجہ سے آواز دور دور تک جا رہی تھی۔ مورخہ ۲۷ر مارچ کو محترم مولانا صاحب براستہ کٹک۔ سونگھڑہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

کٹک سے وفد میں مکرم سید محمد محسن صاحب اور عزیزم سید غلام ہادی صاحب بھی شریک ہو گئے اور یہ دونوں احباب اُڑیسہ کے دورہ کی تکمیل تک محترم مولانا کی معیت میں رہے۔ ان تینوں احباب پر مشتمل وفد مورخہ ۲۸ر مارچ کی دوپہر کو سونگھڑہ پہنچا۔ اس دن وفد کا قیام دعوان ہی میں رہا جہاں ۲۸ر مارچ کو بعد نماز مغرب ایک پبلک جلسہ زیر صدارت سید بشیر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ ہوا۔ جس میں بعض غیر احمدی احباب بھی شریک ہوئے۔ ایک غیر احمدی عالم مکرم مولوی محمد ادریس صاحب نے بھی شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا محمد ادریس صاحب نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ حضور کے اخلاق فاضلہ دشمنوں سے سلوک باہمی رواداری و اخوت اور آپ کی بے نظیر تعلیم پر آپ نے آیات قرآنیہ و احادیث سے روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے بھی سیرت ہی کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور فرمایا کہ سیدنا حضرت رسول پاک کا ایک ایک ورق ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ہمارے لئے اسوہ ہے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے آپکی زندگی کے بعض حصوں کو تاریخ اور قرآن مجید کی روشنی میں بیان کیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اپنے آقا اور مطاع کے اسوہ پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ اس وجہ سے مسلمان آج قعرِ مذلت میں پڑ چکے ہیں۔ آپ نے علامہ اقبال اور مولانا الطاف حسین حالی کے اشعار کی روشنی میں بتایا کہ مسلمانوں کی حالت کہاں تک پہونچ چکی ہے آپ نے فرمایا آج بھی اگر ہم اسوہ رسول پر چلنا شروع کر دیں تو ہماری حالت میں ایک عظیم الشان انقلاب آ سکتا ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو آپ کی تعلیم اور آپ کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

۲۹ر مارچ کو اکرام رسول ہائی سکول سونگھڑہ میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مولانا بشیر احمد صاحب فاضل تقریباً ایک گھنٹہ ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن مجید، گیتا اور وید کے حوالوں سے بتایا کہ مذہبی کتابوں کی آمد کا اہم مقصد توحید الٰہی کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اور خدا کی توحید پر اگر ہم سب لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ تو ہم سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکتے ہیں۔ اور ہماری یہ مذہبی کتابیں ہم کو اکٹھا کر سکتی ہیں۔ اس لئے آخر میں آپ نے زور دیا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کے حصول کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ اور ہر مذہب و ملت سے تعلق رکھنے والے افراد کو آپ نے تلقین کی کہ وہ اپنی مذہبی کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ مکرم سید غلام ہادی صاحب نے جلسہ کی ابتداء میں غرض و غایت بھی بیان کی اور جلسہ کے آخر میں سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔

مورخہ ۳۰ر مارچ کو جمعہ کی نماز کمیبی کی جامع مسجد میں ادا کی گئی آپ نے دینی امور پر خطبہ دیا۔ بنی اسرائیل کے حالات اور ان کی کمزوریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو متنبہ کیا کہ کمزوریوں کو چھوڑنے کی کوشش کریں تاکہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں دیر نہ ہو۔

نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب کی زیر صدارت یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ کمیبی میں جلسہ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب نے تقریر کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم کام کسر صلیب تھا۔ جس کو آپ نے بخوبی سرانجام دیا۔ اب ہمارا اہم فرض ہے کہ ہم تبلیغ میں لگ جائیں اور اُڑیسہ کے کونے کونے میں اس پیغام کو پہنچائیں۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سید محمد موسےٰ صاحب مبلغ کیرنگ حال وارد سونگھڑہ نے تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی کامیابی کا ذکر فرمایا۔ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ہی تبلیغ ایسے اہم کام کو سرانجام دے رہی ہے اور جماعت کا اس رنگ میں تبلیغی کام کرنا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی اہم دلیل ہے۔

صدارتی تقریر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے سلسلہ میں پیر صاحب جھنڈے اور الحاج خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے کی اہم شہادتوں کا تذکرہ کیا۔ اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں بعض دیگر نشانات کا تذکرہ فرمایا۔ آخر میں یہ بھی بتایا کہ ناجی فرقے کی ایک یہ بھی علامت قرار دی گئی تھی کہ وہ فرقہ ایک جماعت کی صورت میں ہوگا اور اس کا ایک امام ہوگا اور یہ علامت آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی اور فرقہ میں نہیں پائی جاتی۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

مورخہ ۳۱ر مارچ کو تبلیغی وفد سونگھڑہ سے کنڈراپاڑہ کے لئے روانہ ہوا۔

کنڈراپاڑہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ یکم اپریل ۱۹۶۲ء کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کنڈراپاڑہ نے ٹاؤن کمیٹی کے وسیع احاطہ میں ایک پبلک جلسے کا انتظام کیا۔ یہ جلسہ مکرم دمنو بندھو ساہو ایم۔ اے۔ بی۔ ایل ایڈووکیٹ جنرل و سابق منسٹر اڑیسہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ ایڈووکیٹ جنرل صاحب بمعیت سید عبد القادر صاحب بی۔ اے صرف اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کٹک سے تشریف لائے۔

مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے ڈاکٹر غلام ابراہیم صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعد ازاں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ اڑیسہ نے "دنیا کی موجودہ بے چینی اور اسکے علاج" پر ایک ایک گھنٹہ تک فاضلانہ تقریر کی۔ فاضل مقرر نے مذاہب کی تعلیم پر ریویو کرتے

ہوئے بتایا کہ جملہ مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں اور ان بنیادی اصولوں پر عمل کرنا ہی موجودہ بے چینی کا صحیح علاج ہے۔ آپ نے مذہب کے بانیان کی سیرت و سوانح کو پیش کرتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی کہ ہر نبی اور اوتار نے خدا کی توحید مساوات و باہم رواداری کا اہم سبق دیا۔ اور یہی وہ اصول ہیں جن پر چل کر ہم بھی شانتی حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کی تقریر گیتا کے شلوکوں، قرآن مجید کی آیات اور وید کے منتروں سے مزین تھی۔ آپ کے بعد جناب گوبند شاستری صاحب نے کرشن جی کی لائف پر اور جناب سدانند چودھری ہسٹری پروفیسر نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے محترم مولانا صاحب کی تقریر کی تائید بھی کی اور فرمایا دنیا میں امن اور شانتی کے صحیح اصول حضرت محمد صاحب نے بتائے۔ آپ نے اونچ نیچ کو دور کیا اور مساوات کا سبق دیا۔ اور انہی اصولوں کی بدولت مسلمانوں نے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب ساری دنیا میں پیدا کر دیا۔

صدارتی تقریر میں جناب ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے ان تقاریر کی تائید میں قریباً آدھ گھنٹہ تقریر فرمائی اور ایسے جلسوں کی تائید کی اور فرمایا کہ اس قسم کے جلسے بار بار ہونے چاہئیں تاکہ مذہب کے بارہ میں ہمارے دلوں میں جو یہ خیالات ہیں کہ ایک مذہب دوسرے مذہب کا دشمن ہے دور ہو سکیں۔ آپ نے بعض مثالوں سے واضح کیا کہ مذہبی اصول ایک ہی ہیں اگر ہم تعصب کا چشمہ لگا کر ایک دوسرے میں خامیاں نکالتے ہیں تو یہ ہماری اپنی غلطی ہے۔ آپ نے آخر میں کہا کہ مسلمان اس جلسہ میں کم شریک ہوئے ہیں، لیکن جو تقریریں ہوئی ہیں وہ کسی کے خلاف نہ تھیں بلکہ پریم، محبت کو بڑھانے والی تھیں۔ ایسے جلسوں میں ہم سب کو شامل ہو کر انہیں کامیاب بنانا چاہیئے اور اپنی آتما کو ترقی دینا چاہیئے۔ آخر میں مکرم مولوی محمد محسن صاحب نے اردو میں اور سید غلام ہادی صاحب نے اڑیہ زبان میں سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ میں غیر مسلم تعلیم یافتہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مسلمان اگرچہ جلسہ گاہ میں نہیں آئے مگر دور بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنتے رہے۔ لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے دور دور تک آواز جا رہی تھی۔ اور دوکاندار اپنی دوکانوں پر بیٹھے تقاریر کا لطف اٹھا رہے تھے۔

جلسہ کے ختم ہونے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے حاضرین کی مٹھائی سے تواضع کی گئی اور رات کے دس بجے بخیر و خوبی یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

۲ اپریل کو وفد کا قیام کندرہ پاڑہ میں رہا۔ اور شام کو لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام بچوں نے احمدیت کی بعض باتیں مقابلۃً بیان کیں۔ بچوں کا پروگرام نہایت دلچسپ تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ بچے ان شاء اللہ احمدیت کی تعلیم سے کافی واقف و آگاہ ہیں۔ بچوں کے پروگرام کے بعد مکرم مولوی سید محمد محسن اور مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تربیتی تقاریر کیں اور لجنہ اماء اللہ کو کام کے سلسلہ میں بعض اہم نصائح کیں۔

(باقی)

سونگھڑہ و سِرلو میں شادی کی تقریب

اور

تبلیغ اسلام و احمدیت

از مکرم سید کریم بخش صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کلکتہ زیل سرلو

یوں تو شادیاں اور بیاہ عام ہوتے ہی رہتے ہیں اور اسی عمومیت میں سونگھڑہ و سرلو کی وہ شادیاں بھی شامل ہیں جن کا تذکرہ خاکسار سطور ذیل میں کر رہا ہے۔ لیکن ان تقاریب کا ایک خصوصی پہلو بھی تھا اور وہ یہ کہ عزیز سید عبد القدیر صاحب نے یہ مناسب اور ضروری سمجھا کہ عیدین کے عقد کے موقع پر احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کا بھی موقع نکالا جائے۔ اسی غرض کے پیش نظر عزیز مذکور نے جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی خدمت میں یہ درخواست ارسال کی کہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج حلقہ اڑیسہ کو اس تقریب پر سرلو بھیج دیا جائے۔ سونگھڑہ میں مکرم سید محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر کی دختر نیک اختر کی شادی کی تقریب کچھ روز قبل تھی۔ اسلئے جب انہیں معلوم ہوا کہ عزیزی سید عبد القدیر نے مولانا کے بلانے کیلئے مرکز درخواست ارسال کی ہے۔ تو انہوں نے بھی ایک درخواست اس مضمون کی ارسال کر دی کہ مولانا سونگھڑہ ہوتے ہوئے سرلو تشریف لے جائیں تاکہ یہاں کی تقریب میں بھی شرکت کر سکیں۔

الحمدللہ کہ حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے ہر دو درخواستوں کو منظور فرمایا اور مولانا موصوف حسب پروگرام ۲۱ رمئی ۱۹۶۲ء کو ۸ بجے صبح سونگھڑہ تشریف لے آئے۔

سونگھڑہ میں اسی دن عزیزہ فاطمہ بیگم بنت مکرم سید محمد احمد صاحب سابق پراونشل امیر اڑیسہ کے نکاح کی تقریب تھی۔ یہ نکاح عزیز سید محمد صادق صاحب ابن مکرم سید فضل الرحمن صاحب قائم مقام پراونشل امیر سنیم خوردہ کے ساتھ ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ عزیز سید محمد صادق سلمہ کی برات خوردہ سے دوپہر تک سونگھڑہ پہنچ گئی۔ اور شام کے ۵ بجے مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں مولانا نے اغراض نکاح پر قرآن مجید سے روشنی ڈالی۔ تقویٰ کی تشریح بیان فرمائی اور اس کے لئے کئی ایک مثالیں بیان فرمائیں اور سیدنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں دولہا دولہن کے لئے بیش قیمت نصائح بیان فرمائیں۔

نکاح کی تقریب کے بعد دو دن مولانا کا قیام سونگھڑہ میں رہا۔ آپ کے قیام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سونگھڑہ کے اکرام رسول ہائی سکول میں مورخہ ۲۳ رمئی ۱۹۶۲ء کو آپ کے لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ اس سے قبل بھی آپ کے کئی ایک لیکچر اس اسکول میں ہو چکے ہیں۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا ایک نہایت ہی شریف النفس اور غیر متعصب غیر مسلم نوجوان ہیں۔ انہیں جب مولانا کی آمد کی اطلاع ملی۔ تو انہوں نے بڑی خوشی سے لیکچر کی منظوری دی۔ ہیڈ ماسٹر خود بچوں کے نتائج کی تیاری میں مصروف تھے۔ مولانا سے ملاقات کی اور معذرت کی کہ وہ بوجہ مجبوری شامل نہ ہو سکیں گے۔ بچوں کے نتائج امتحان اسی دن نکلنے والے تھے۔ اسلئے مولانا موصوف نے قریباً ۴۵ منٹ امتحان کے موضوع پر ہی لیکچر دیا اور بچوں کو بتایا کہ کامیابی کا زیادہ انحصار محنت اور دعا پر ہے۔ اسلئے آپ نے فرمایا کہ جن بچوں نے محنت کی ہوئی ہے۔ وہ آج یقیناً کامیاب ہوں گے اور جن بچوں نے اوقات ضائع کر کے سال ضائع کر دیا وہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ لیکن آپ نے کامیاب نہ ہو سکنے والے بچوں کو بڑی ڈھارس بندھائی اور کئی ایک اہم شخصیتوں کے واقعات ان کے سامنے رکھ کر بتایا کہ کسی ناکامی سے کبھی بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے بادشاہ ہمایوں۔ بادشاہ بروس کے واقعات پیش کر کے بچوں کو سمجھایا کہ یہ لوگ انتہائی مایوسی کی حالت میں کامیاب ہوئے اور چیونٹی کی بار بار ناکامی اور محنت اور بالآخر کامیابی سے ان لوگوں نے سبق سیکھا۔ اسی سلسلہ میں مولانا موصوف نے روحانی بزرگوں کی مثالیں بھی پیش فرمائیں اور کئی ایک دلچسپ واقعات کے ذریعہ محنت اور دعا کی اہمیت کو واضح کیا۔

آپ کے لیکچر سے قبل مکرم سید غلام ہادی صاحب نے آپ کا تعارف کرایا اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اختتام لیکچر پر سید غلام ہادی صاحب نے سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

ماسٹر کورڈا الحنی ہوائس جلسہ کے صدر تھے۔ انہوں نے بھی اپنی صدارتی تقریر میں مولانا کے لیکچر کی تائید کی اور فرمایا کہ یقیناً آج بعض بچے کامیاب ہونے کی وجہ سے خوش ہوں گے اور بعض ناکام ہونے کی وجہ سے غمگین ہونگے لیکن فیل ہونے والے بچوں کو مایوس ہو کر دل نہیں ہارنا چاہیئے بلکہ انہیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ آئندہ محنت کر کے کامیابی حاصل کریں گے۔ آخر میں آپ نے مولانا کے لیکچر پر خوشی کا اظہار کیا اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کو برخاست کیا۔

۲۴ رمئی کو مولانا کا قیام سونگھڑہ کے محلہ نوجوان ساہی میں رہا۔ درس و تدریس کا سلسلہ وہاں جاری رہا۔ بعد نماز مغرب مولانا نے خدام کا امتحان لیا۔ جملہ خدام سے سادہ نماز اور پھر باترجمہ نماز سنی اور تعلیم کے سلسلہ میں قائد صاحب خدام الاحمدیہ مکرم عبد الحلیم خان صاحب کو بعض ضروری نصائح فرمائیں۔

مورخہ ۲۵/۵/۶۲ کو سونگھڑہ کے احباب کرام کا ایک وفد زیر قیادت محترم مولانا بشیر احمد صاحب سرلو کے لئے روانہ ہوا اور رات کٹک قیام کرتے ہوئے ۲۵ رمئی کی صبح کو سرلو پہنچا۔ سرلو میں دیگر احمدی و غیر احمدی احباب کی بھی آمد آمد تھی۔ اور یہ چھوٹا سا گاؤں احباب کی

آمد سے پُر رونق رہا تھا۔ مورخہ ۲۶ فروری کی شام کو اڑیسہ کے ایڈووکیٹ جنرل جناب ونیو سندھو ساہو بھی بمعیت سرکاری کانستو جہانتی گورنمنٹ ایڈووکیٹ و جناب عتیق الدین صاحب انڈر سیکرٹری گورنمنٹ اڑیسہ بھی تشریف لے آئے۔ سرو پہنچنے پر جب ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی موجودگی کا علم ہوا تو بے حد خوش ہوئے اور فرمایا کہ مولانا کو بلایا جائے تاکہ ان سے کچھ باتیں کی جائیں۔ اور کچھ سنا جائے۔ چنانچہ مولانا کو بلایا گیا۔ اور ان کی آمد پر اس اجتماع کو ایک جلسے کی صورت دیدی گئی۔ جناب سید مبشر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے تلاوت فرمائی مکرم سید غلام ہادی صاحب نے سورۃ فاتحہ کا اڑیہ ترجمہ بیان کیا اس کے بعد ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے اسلامی نکاح کے متعلق فقہی مسائل دریافت فرمائے۔ مولانا بشیر احمد صاحب نیز جناب عتیق الدین صاحب نے قرآن شریف و احادیث اور فقہ کی روشنی میں ان مسائل کی تشریح فرمائی اس دوران روحانی مائدہ کے ساتھ ظاہری دسترخوان بھی چن دیا گیا اور حاضرین نے روحانی و جسمانی غذا سے لطف اٹھایا۔ مندرجہ بالا سرسہ حضرت کرا گذشتہ روز کٹک میں کوئی ضروری کام تھا۔ اس لئے بعد تناول طعام یہ حضرات واپس کٹک تشریف لے گئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ ونیو سندھو ساہو ایڈووکیٹ جنرل و سابقہ وزیر اڑیسہ ماہ اپریل ۱۹۶۲ء کو کندرہ پاڑہ میں ایک جلسہ کی صدارت فرما چکے ہیں۔ جلسہ جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہوا تھا۔ اور مذہب کے ذریعہ امن و شانتی کیونکر قائم ہو سکتی ہے کے اہم موضوع پر مولانا بشیر احمد صاحب نے لیکچر دیا تھا۔ اس وقت سے آپ کے اور مولانا کے درمیان اچھے تعلقات قائم ہیں چنانچہ اڑیسہ کا دورہ کرتے ہوئے جب مولانا کٹک تشریف لائے تھے تو ایڈووکیٹ جنرل صاحب نے اپنے دولتکدہ پر آپ کو مدعو کیا تھا۔ عزیزم سید عبد القدیر ایڈووکیٹ جنرل صاحب کے پی۔ اے ہیں اور جماعت کے متعلق عزیز موصوف سے بھی کافی معلومات انہیں حاصل ہیں۔

۲۷ فروری کو حسب پروگرام براتوں کی آمد اور لڑکیوں کے رخصتانے کا پروگرام تھا۔ ہر دو براتیں بھدرک اور بنگال سے صبح ۹ بجے تک سرو پہنچ گئیں ناشتہ وغیرہ سے فراغت پا کر نکاح کی مجلس قائم ہوئی۔ ایک بہت بڑے مجمع کی موجودگی میں جس میں قریباً ایک ہزار احمدی غیر احمدی و غیر مسلم مرد و زن شریک تھے۔ مولانا بشیر احمد صاحب نے خطبہ نکاح پڑھا۔ قریباً ایک گھنٹہ آپ نے نہایت لطیف خطبہ دیا خطبہ نکاح میں آپ نے سیدنا حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات صنف نازک پر نہایت ہی دلنشیں پیرائے میں بیان فرمائے۔ نکاح کی غرض و غایت جو اسلام اور قرآن مجید نے بیان کی ہے۔ اس پر روشنی ڈالی اسی ضمن میں امام وقت کی آمد کا تذکرہ بھی اپنے موضوع پر قائم رہتے ہوئے احباب کے سامنے اچھوتے رنگ میں پیش کیا۔ خطبہ انتہائی موثر تھا اور متعدد غیر مسلم و غیر احمدی احباب نے کہا کہ واقعی خطبہ اس رنگ کا ہونا چاہئے ورنہ محض دعا کر کلمے پڑھا کر رقم نامنظور کا اور تیبو لیبت کروانا کوئی معنی نہیں رکھتا خطبہ کے آخر پر آپ نے سیدہ امۃ الحی بنت عزیزم سید عبد القدیر صاحب کے عقد کا اعلان فرمایا جو عزیز انوار الحق صاحب ابن ماسٹر ممتاز علی صاحب سکنہ بنگال سے کے ساتھ قرار پایا تھا۔ نیز سیدہ ریحانہ بیگم بنت عزیزم سید عبد الباری صاحب کے عقد کا بھی اعلان فرمایا۔ جو عزیزم شیخ غلام ہادی ابن شیخ کفایت اللہ صاحب سکنہ بھدرک کے ساتھ قرار پایا تھا۔ اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

ان تقاریب میں شرکت کے لئے ضلع بالیسر ضلع کٹک و ضلع پوری سے متعدد احمدی و غیر احمدی و غیر مسلم احباب تشریف لائے بعض شخصیتوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ و اڑیسہ
۲۔ جناب ونیو سندھو ساہو ایڈووکیٹ جنرل و سابق وزیر اڑیسہ
۳۔ شری سری کانستو جہانتی گورنمنٹ ایڈووکیٹ۔
۴۔ جناب عتیق الدین صاحب انڈر سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ اڑیسہ
۵۔ جناب مولوی سید محمود احمد صاحب سابق پرافشل امیر اڑیسہ
۶۔ اڑیسہ کے مشہور صاحب جناب ماسٹر رحمت علی صاحب
۷۔ جناب پروفیسر کرامت علی صاحب ایم۔ ایس۔ سی
۸۔ جناب خان بہادر صاحب خان صاحب کیرنگ
۹۔ جناب بدر الزمان صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس
۱۰۔ جناب مولوی طاہر الدین صاحب بی۔ اے ٹی کیرنگ
۱۱۔ جناب مولوی سید محمد محسن صاحب سابق معلم وقف جدید
۱۲۔ جناب سید غلام مہدی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھدرک
۱۳۔ جناب سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ تنگریا
۱۴۔ جناب سید محمد زکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرک
۱۵۔ سرپنچ صاحب علاقہ سرو
۱۶۔ جناب سید مبشر الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

پانچ بجے براتیں رخصت ہو گئیں۔ بچیاں تو رخصت ہو چکی تھیں۔ لیکن ابھی سسرالیوں کا وہاں قیام ہو رہا تھے اس لئے مغرب کی نماز کے بعد ایک ادبی مجلس قائم ہوئی جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو۔ عربی اور فارسی منظوم کلام سنایا گیا۔ حضور کی بعض نظموں کا اڑیہ میں بھی ترجمہ کیا گیا۔ اس مبارک محفل میں حضور کا کلام سنانے والے حسب ذیل احباب تھے۔

محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل جناب سید مبشر الدین صاحب سونگھڑہ جناب سید غلام مہدی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک۔ جناب سید غلام ہادی صاحب معلم کندرہ پاڑہ۔ جناب عبد الحلیم خان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگھڑہ جناب ابو صالح صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اور ایم۔ پی کٹک۔ اس مجلس میں احمدی وغیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ اور اس روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھایا۔ ۹ بجے شب یہ مجلس برخواست ہوئی۔

پروگرام کے مطابق ۲۸ فروری کو مولانا بشیر احمد صاحب کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے اور دیگر احباب بھی اپنے اپنے مقامات کو روانہ ہو گئے۔

میں محترم مولانا صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے کلکتہ کی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر ان تقاریب میں شمولیت فرمائی۔ اور تبلیغی و تربیتی کام سرانجام دیا۔

بالآخر میں حضرت ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول فرمایا۔ اور تبلیغی و تربیتی کاموں کو سرانجام دہی کے لئے مولانا کو یہاں آنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

ان مختصر حالات کو درج کرتے ہوئے میں احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ مولا کریم ان رشتوں کو ہمارے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار
سید کریم بخش سیکرٹری تبلیغ کلکتہ

ایک غریب کا ایثار

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

ایک ہمارا بھائی ہزاروں ہزار اپنی مالی بدنی جانی تکالیف کا سلسلے کے اخباروں میں ذکر کرتا رہا ہے۔ عبد الرحمان نام تھے سے اس کے بارے مرحوم کا کچھ ذکر خیر احباب تک پہنچانا چاہتا ہوں۔

ابتدائی زمانہ میں جب عسر کی حالت تھی اور مخالفین ہمیں ڈھاب سے کیچڑ تک نہ لینے دیتے تاہم اپنے کچے جھونپڑوں کے چھت لیپ سکیں۔ حضرت نانا جان میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ کو ضرورت ہوئی کہ کچھ اینٹیں بھی پاختہ بھٹے میں پکوائی جائیں تو امام دین ایک غریب سے قادیان کے باشندے کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ وہ اپنا مختصر سا کھیت کہ اس پر اس کا گذارہ تھا پیش کرے جزاہ اللہ احسن الجزاء اس کو کھودنے اور بھٹہ بنانے سے اس میں پیداوار رک گئی اور وہ نان شبینہ کا محتاج ہو گیا مگر وہ اپنے کئے پر خوش تھا سوال سے بھی بچتا حضرت حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ نقدی دی اور اسے ہدایت فرمائی کہ اس کے چنے خرید کر ابال لیا کرو اور تھوڑا سا نمک مرچ ساتھ رکھ لو اور سکول کے گیٹ پر صبح بیٹھ جایا کرو دھو اس رزاق ذو القوۃ المتین اللہ تعالیٰ انہیں برکت دے گا اس نے اس پر عمل شروع کیا تو ہمارے دیکھتے دیکھتے اس کی حالت مالی تبدیل ہو گئی صبح ناشتے کی عموماً طلبہ کو ضرورت ہوتی امام دین بٹالے سے بلٹیاں بھی لا دیا کرتا جس کی مزدوری اسے مل جاتی رفتہ رفتہ اس نے شادی کی اور مدرسہ احمدیہ کے بورڈنگ کے باورچی خانے میں ملازمت مل گئی مگر حسب ہدایت حضرت مولینا و چنا بور گرم کا وظیفہ بھی جاری رکھتا۔ اس قربانی کا اس کو بہت بار اجر اسی دنیا میں ملا۔ اولاد بھی۔ مکان بھی۔ کھیت کا معاوضہ بھی۔ عبد الرحمن جو بہت شریف لڑکا تھا میرے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور احباب کرام کو اس کے لئے جسمانی روحانی امداد کی توفیق دے۔ احباب ڈسکہ کو تو اس کی طرف خصوصی توجہ دینی موجب اجر جزیل ہوگی۔ وفقکم اللہ ایانا۔

(اکمل عفی عنہ)

خبریں

نئی دہلی - ۲۰؍ جون - دہلی میں منعقدہ اینٹی ایٹمی کنونشن کے آج شام کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پردھان منتری پنڈت نہرو نے کہا کہ اس وقت دنیا کو جس بھیانک سنکٹ کا سامنا ہے - اس کا حل یہی ہے کہ اپنے نظریہ اور دلوں میں تبدیلی کی جائے - اگر اب نہ ہوا تو دنیا تباہی سے نہ بچ سکے گی - آپ نے مزید کہا کہ مسلسل ایٹمی تجربات سے لڑائی کا اندیشہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے تیسری جنگ کا خطرہ ہر لمحہ بڑھ رہا ہے - وقت بہت تنگ ہے لہٰذا اس خطرہ سے جلد از جلد نپٹا جائے - ورنہ یہ انسان کے قابو سے باہر کی بات ہو جائے گی - آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ بہت سے لوگ کہنے کو ہی اہنسا کے حامی ہیں ان کے کردار اور فعل میں یہ بھاری فرق دکھ کا موجب ہے - پردھان منتری نے اپنی تقریر کے آخر میں ایٹمی طاقتوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ تجربات بند کر دیں -

نئی دہلی ۱۸؍ جون - بچوں کی فلاح و بہبود کے قومی ادارے کے ٹرسٹیوں کے بورڈ کے پہلے اجلاس کا افتتاح مرکزی وزیر تعلیم ڈاکٹر کے ایل شری مالی نے ۱۴ تاریخ کو کیا - بھارت سرکار نے خیرسگالی کی علامت کے طور پر ۵ لاکھ روپیہ کی ابتدائی گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا - ادارہ ہذا نے ۲ کروڑ روپیہ فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے - جو لوگوں سے چندوں کے ذریعہ جمع کیا جائے - ملک کے قریباً ۱۰ لاکھ بچے اس سکیم سے مستفید ہوں گے - ادارہ ہذا کا نصب العین حسب ذیل ہے :-

(۱) ملازمت سے سبکدوشی یا وفات کی صورت میں سکولوں کے ٹیچروں اور ان کے کنبوں کی تکالیف کو دور کرنا -

(۲) ٹیچروں کی فلاح و بہبود کے کاموں کی ترقی -

نئی دہلی ۱۸؍ جون یورپ کی مشترکہ منڈی میں برطانیہ کی ممبریت کے مسئلہ کے متعلق بھارت اور برطانیہ کے درمیان وزارتی سطح پر جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے - اس سے پہلے آج تیسرے برطانوی کامن ویلتھ منسٹر مسٹر ڈنکن سینڈیز اور شری مرار جی ڈیسائی وزیر خزانہ کے درمیان ایک گھنٹہ تک بات چیت ہوئی - اس بات چیت کے وقت شری منو بھائی شاہ وزیر تجارت اور وزارت کے افسران موجود تھے

بقیہ صفحہ

اور برابعد بیخ نہیں گیا -

معاصر الجمعیۃ لکھتا ہے کہ افریقہ میں تبلیغ اسلام کے کام کا آغاز دوسری جنگ عظیم کے اختتام ہی سے ہو جانا چاہئے تھا کاش معاصر کو جماعت احمدیہ کی ان کوششوں پر تفصیلی طور پر غور کرنے کا موقعہ ملتا تب انکو معلوم ہوتا کہ جنگ عظیم دوم تو کیا اس سے کہیں پہلے اس جہاد کا آغاز اس سرزمین میں ہو چکا تھا اور خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت نے اکیلے ہی اس میدان کو بہت حد تک فتح کر لیا ہے - اور اب افریقہ میں عیسائیت کے پاؤں اکھڑ چکے ہیں - اس کے مقابل احمدی مبلغین کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر میدان سے بھاگ رہے ہیں -

غور کیجئے اس جماعت کے پاس نہ کوئی حکومت ہے اور نہ کسی حکومت کی اسے حمایت حاصل ہے البتہ اسے وہ تازہ اور زندہ ایمانی ہتھیار ہے جس کے بل پر قرون اولیٰ میں اسلام نے غلبہ پایا اور اب بھی احمدی مجاہدین کی شب و روز کی پُر خلوص مساعی کے نتیجہ میں روحانی غلبہ حاصل ہو گا - اس کے لئے نہ تو کسی بادشاہ اور نہ کسی سیاسی لیڈر کی پُرجوش تقاریر اور زر و جواہر کی مدد کی ضرورت ہے بلکہ ضرورت ہے اس زندہ ایمان کی جو حسب وعدہ اس زمانہ کے سچے امام کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں حاصل ہوتا اور ایمان ہی کی بشاشت سے ایسے کام ہو جاتے ہیں جو دنیاداروں کی نگاہ میں انہونے اور اس بڑی طاقت کے زور سے موجودہ زمانہ کی الحادی طاقتوں کا کامیاب مقابلہ ممکن ہے مبارک وہ جو ان باتوں پر غور کرتا ہے اور اس کے مطابق اپنے اندر تبدیلی کی کوشش کرتا ہے !!

وزیر اعلیٰ پنجاب بٹالہ میں

بٹالہ مورخہ ۱۸؍ جون - آج ایک بجے بعد دوپہر جناب سردار پرتاپ سنگھ کیروں چیف منسٹر و سردار دربارہ سنگھ صاحب صدر صوبائی کانگریس و وزیر حکومت پنجاب اور پنڈت موہن لال صاحب وزیر داخلہ و ڈپٹی وزراء و ممبران پارلیمنٹ وغیرہ بٹالہ میں تشریف لائے - ڈاک بنگلہ بٹالہ میں پبلک کے نمائندگان نے ضروری امور میں ملاقات کرنے کے بعد خالصہ ہائی سکول میں کانگریس ورکروں کے سامنے سردار دربارہ سنگھ صاحب اور چیف منسٹر صاحب نے تقاریر کیں - جن میں کانگریس ورکروں کو اعلیٰ اور معیاری نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی اور آپس میں اتحاد اور یکجہتی قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اس سے پہلے اجتماعی کھانا (جو کہ ورکرز کو دیا جا رہا تھا) سکول میں سب نمائندگان اور مہمانوں کے ساتھ کھایا گیا - اور ساڑھے پانچ بجے دعوت عصرانہ دی گئی جس میں علاوہ معزز افسران، وزراء کے علاقہ کے نمائندگان اور کانگریسی عہدیداران شامل ہوئے - آٹھ بجے شب عید گاہ میں جناب چیف منسٹر صاحب نے نہایت زوردار اور موثر الفاظ میں پبلک کو خطاب کیا - جس میں سکیموں کی فہرست اور ان کے صرف کے متعلق وضاحت فرمائی - جماعت کی طرف سے مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ و مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم - اے نے معہ دیگر احباب کے شمولیت کی اور ملاقات کی -

قادیان - رات دس بجے جناب چیف منسٹر معہ سردار دربارہ سنگھ صاحب و پنڈت موہن لال صاحب وغیرہ معہ سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل - اے کے مکان پر دعوت کھانے کے لئے تشریف لائے -

[illegible]

کھانے کے لئے تشریف لائے - اس موقعہ پر مکرم مولوی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ اور مکرم مولوی برکت علی صاحب معاون ناظر بھی کھانے میں شامل ہوئے -

ناظر امور عامہ قادیان

الجزائر ۱۸؍ جون - الجیریا کے یورپین آباد کاروں کی خفیہ جماعت او - اے - ایس نے آج سارٹھونک کی پالیسی ترک کر دی - نیز اس نے یورپینوں کو اپنی سب جائدادیں تباہ کر کے فرانس چلے جانے کے پیش نظر کہا ہے یہ سمجھوتہ الجیرین آباد کاروں اور الجیریا کی عارضی سرکار میں شامل قوم پرستوں کے چیف نمائندہ مسٹر مصطفائی کے ساتھ طے پایا ہے - اور او - اے - ایس کی طرف سے ایک خفیہ ریڈیائی براڈکاسٹ میں بتایا گیا ہے کہ او - اے - ایس سمجھوتہ کی تجاویز مرتب کرنے میں بڑی امداد دی اس سمجھوتہ کی بدولت الجیریا میں باعزت با وقار طور پر امن و امان بحال ہو جائے گا

مسٹر مصطفائی نے اپنے براڈکاسٹ میں اعلان کیا تھا کہ اگر او - اے - ایس اپنی مارٹ بھونک کی پالیسی ترک کر دے تو اس کے دہشت پسندوں کو عام معافی دے دی جائے گی - او - اے - ایس ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج سے تباہ کاری کی مہم ختم ہے - خفیہ ریڈیو کا کہنا ہے کہ یہ سمجھوتہ بیرونی مداخلت کے بغیر ہوا ہے -

نئی دہلی ۱۸؍ جون - ایٹمی ہتھیار دروھی کنونشن کے افتتاحی سیشن میں جو یہ تجاویز رکھی گئی تھیں - کہ بھارت یکطرفہ طور پر ہتھیار اور فوجیں ختم کر دے اور اتحادی سیما ایٹمی تجربات بند کر دے اور اس ہدایت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خارج کر دے - اس کا حل کنونشن کے پورے اجلاس میں ملا جلا سواگت ہوا - ہوائی فوج اور ہتھیار ختم کرنے کا سمجھاؤ سابق راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پیش کیا تھا -

کولمبو ۱۸؍ جون - باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ بھارت کے پردھان منتری پنڈت نہرو ستمبر میں لنکا سرکار کی دعوت پر جولائی میں لنکا آنا تھا - اور ایشیائی ایٹمی ریسرچ سنٹر کا افتتاح کرنا تھا - مگر اب پتہ چلا ہے کہ شری نہرو ستمبر کے آخری ہفتہ میں لنکا آئیں گے